

صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا مباحثات

بروز جمعہ المبارک مورخہ 25 اکتوبر 2013ء
(بمطابق 19 ذوالحجہ 1434 ہجری)

شمارہ 3

جلد 7



سرکاری رپورٹ

صفحہ نمبر

مندرجات

44

1- تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

45

2- اراکین کی رخصت

45

3- رسمی کارروائی

51

4- سابق وزیر قانون، جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور (شہید) کو خراج عقیدت

صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیئرمین پشاور میں بروز جمعہ المبارک مورخہ 25 اکتوبر 2013ء بمطابق
19 ذوالحجہ 1434 ہجری بعد از دوپہر چار بجے چالیس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔

اَلْهٰنِكُمْ اَلْتَّكَاثُرُ ۝ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ كَلَّا لَوْ
تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنَ ۝ لَتَرُوْنَ الْجَحِيْمَ ۝ ثُمَّ لَتَرُوْنَهَا عَيْنَ الْيَقِيْنَ ۝ ثُمَّ لَتَسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ۔

(ترجمہ): (لوگو) تم کو (مال کی) بہت سی طلب نے غافل کر دیا۔ یہاں تک کہ تم نے قبریں جا دیکھیں۔
دیکھو تمہیں عنقریب معلوم ہو جائے گا۔ پھر دیکھو تمہیں عنقریب معلوم ہو جائے گا۔ دیکھو اگر تم جانتے
(یعنی) علم الیقین (رکھتے تو غفلت نہ کرتے)۔ تم ضرور دوزخ کو دیکھو گے۔ پھر اس کو (ایسا) دیکھو گے
(کہ) عین الیقین (آجائے گا)۔ پھر اس روز تم سے (شکر) نعمت کے بارے میں پرسش ہوگی۔

وَآخِرُ الدَّعْوَانَا اَنْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

محترمہ گلگت اور کزنئی: پوائنٹ آف آرڈر، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: یہ رخصت کیلئے کچھ درخواستیں آئی ہیں، اس کے بعد آپ بات کر لیں۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: جناب سعید گل صاحب 25 اکتوبر 2013، جناب فضل حکیم صاحب 25 اکتوبر 2013، مسماءہ نجمہ شاہین 25 اکتوبر 2013، جناب وجیہ الزمان صاحب 25 اکتوبر 2013، مسماءہ نسیم حیات صاحبہ 25 اکتوبر 2013، مسماءہ نادیہ شیر صاحبہ 25 اکتوبر 2013، جناب صالح محمد صاحب 25 اکتوبر 2013، راجہ فیصل الزمان صاحب 25 اکتوبر 2013، ملک بہرام خان 25 اکتوبر 2013، میں ہاؤس کے سامنے ان کی درخواستیں رکھ رہا ہوں آپ سے منظوری کیلئے، منظور ہے؟

(تحریک منظور کی گئی)

جناب سپیکر: میڈم گلگت اور کزنئی۔

رسمی کارروائی

محترمہ گلگت اور کزنئی: جناب سپیکر صاحب! آپ کو ہم اس ہاؤس میں دوبارہ اس چیئر پہ، آپ اتنی مبارک سعادت حاصل کر کے آئے ہیں، اس ہاؤس کی طرف سے ہم آپ کو جج کی اس سعادت پر جو آپ نے حاصل کی ہے اور آپ نے جو پاکستان کیلئے یا آپ نے اپنے خیر پختو نخواستہ کیلئے، آپ نے جو ہمارے لئے وہاں پہ دعائیں کی ہیں، ہم آپ کو یہاں پر خوش آمدید بھی کہتے ہیں، ہم آپ کو جج کی مبارکباد بھی دیتے ہیں اور ہم سمجھتے ہیں کہ آپ کی دعائیں ان شاء اللہ تعالیٰ جو آپ نے وہاں پر مانگی ہیں اور جتنے لوگ بھی جج کیلئے گئے ہونگے، ان سب نے خیر پختو نخواستہ کیلئے اور ان سب نے پاکستان کی ترقی کیلئے، اس کی سلامتی کیلئے جو دعائیں مانگی ہیں، وہ ضرور قبول ہونگی، ہم آپ کی اس چیئر کا احترام بھی کرتے ہیں، چاہے آپ ہوں، چاہے ڈپٹی سپیکر صاحب ہوں، آپ دونوں صاحبان نے ہمارے ساتھ، آپ ہوں یا ڈپٹی سپیکر صاحب ہوں، میں یہاں پہ آپ دونوں کو خراج تحسین بھی پیش کرتی ہوں کہ آپ جس طریقے سے ہمارے لئے، آپ ہمیں اپوزیشن نہیں سمجھتے، آپ ہمیں اپنے گھر کے لوگ، اپنا یہاں پہ ایک فیملی کی طرح آپ لوگوں نے ہمارے ساتھ یہاں پر بات بھی کی ہے، ہمیں ہمیشہ بات کرنے کا موقع بھی دیا ہے لیکن جناب سپیکر صاحب، اگر آپ دیکھیں تو صحافیوں کی گیلری کل سے خالی ہے، ابھی تک ان کو کوئی لانا نہیں سکا ہے کیونکہ ان کی کچھ جو بھی

ڈیمانڈز ہیں، وہ تو گورنمنٹ کا کام ہے پوری کرنا، وہ میرا اپوزیشن کا کام نہیں ہے لیکن جناب سپیکر صاحب! چونکہ آپ ہمارے ہاؤس کے کسٹوڈین ہیں، آپ بھی اور ڈپٹی سپیکر صاحب بھی جب اس کرسی پر بیٹھے ہوتے ہیں اور ویسے بھی، جناب سپیکر صاحب! آج میں ایک سلیکٹ کمیٹی میں اوپر بیٹھی ہوئی تھی اور ایک خاتون جب یہاں پہ اسمبلی میں آتی ہے جناب سپیکر، تو میں نے پہلے بھی یہ عرض کیا تھا کہ وہ خاتون جب پولیٹیکل طور پر اس کی پارٹی اس کو سمجھتی ہے کہ وہ ایک Mature اور ذہنی طور پر پولیٹیکل ہے اور وہ ایک ورکر ہے ایک پارٹی کی، تو وہ اس کو تب ہی Nominate کر کے اور تب ہی اس کو Elect کروا کے اس اسمبلی کے فلور پر لیکر آتی ہے اور وہ اس کو بٹھاتی ہے۔ جناب عالی، Consecutively third term ہے میرا لیکن اب مجھے جناب سپیکر صاحب چونکہ شکایت میں نے آپ سے ہی کرنی ہے کیونکہ آپ ہی اس ہاؤس کے بڑے ہیں اور ظاہر ہے ڈپٹی سپیکر صاحب ہیں، آپ ہیں، باقی وزراء سے تو ہمیں کوئی مطلب اچھائی کی امید ہے ہی نہیں کہ وہ ہماری بات سنیں گے، تو میں سمجھتی ہوں کہ آج جب اوپر ایک سلیکٹ کمیٹی لوکل باڈیز کی ایک مینٹنگ ہو رہی تھی، میں اور میری دوسری Colleague جن کا نون لیگ سے تعلق ہے جناب سپیکر صاحب، ہم لوگوں نے جب بات کی تو ہمارے ایک منسٹر صاحب، وہ تو اکثر باتیں ایسی کر جاتے ہیں کہ جو میڈیا میں مطلب کافی دلچسپ ہوتی ہیں لیکن ایک دم انہوں نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے یہ بات کی کہ میں جب سکول جایا کرتا تھا تو سائیکل پر جب میں ہوتا تھا تو ایک بلی درخت پہ بیٹھ کر دھوپ سینک رہی ہوتی تھی تو میرا جی چاہتا تھا کہ کاش میں یہ بلی ہوتا تھا کہ دھوپ سینک رہا ہوتا تو اسی طرح ابھی میری خواہش یہ بن رہی ہے کہ کاش میں ایک عورت ہوتا اور میں Reserved seat پہ بغیر کسی تنگ و دوکے، بغیر کسی مشکل کے، بغیر کسی اس کے آجاتا اور جناب سپیکر صاحب، آپ کو اچھی طرح پتہ ہے کہ اس وقت عورتوں کے بارے میں کیا حالات ہیں، کیا حالات نہیں ہیں؟ وہ میں اس ہاؤس میں ڈسکس نہیں کرنا چاہتی۔ جناب سپیکر صاحب، میں آپ سے، آپ کی پارٹی سے یا ان لوگوں سے بالکل ناراض نہیں ہوں جو ادھر بیٹھے ہوئے ہیں اور آج مجھے سر ایک اور بات پر بھی آپ سے رولنگ ضرور لینا ہے کہ شہید ہونے کے بعد کیا مجھے پیک آدھا ملے گا یا پورا ملے گا، مرد کے برابر پیک ملے گا یا وہی آدھا پیک ملے گا کہ یہ عورت ہے؟ اور ظاہر ہے کہ شہادت تو ہم نے مانگنی ہے اللہ تعالیٰ سے اور اللہ تعالیٰ ہمیں شہید کرے، تو اس میں بھی رولنگ دیں اور جب آپ کی رولنگ آجائے گی تو جناب سپیکر، میں اس وزیر کے خلاف، گورنمنٹ کے خلاف نہیں، آپ کی چیئر کے خلاف نہیں، ڈپٹی سپیکر صاحب کے خلاف نہیں، اس ہاؤس کے خلاف نہیں

لیکن میں اس منسٹر کے خلاف، شاہ فرمان صاحب کے خلاف کیونکہ یہ ہمیشہ ایسی بات کر جاتے ہیں کہ جس سے کہ عورتوں کے، اور میں نے ہمیشہ یہ کہا ہے کہ عورت جب آتی ہے اس اسمبلی کے اندر تو وہ اپنی جنس کو باہر چھوڑ کر آتی ہے، وہ وہاں پر ممبر پارلیمنٹ ہوتی ہے، وہ نہ کوئی عورت ہوتی ہے، نہ مرد ہوتا ہے، نہ کچھ اور، صرف ممبر پارلیمنٹ ہوتی ہے۔ جناب سپیکر صاحب، میں ان کی اس بات پہ دوبارہ یہ کہو گی کہ آپ ہمارے لئے، ڈپٹی سپیکر صاحب ہمارے ہاؤس کے کسٹوڈین ہیں، آپ ہمارے لئے محترم ہیں لیکن میں اس بات پہ واک آؤٹ کرتی ہوں اور اس وقت تک میرا یہ واک آؤٹ جاری رہے گا شاہ فرمان کے خلاف کہ جب تک اس ہاؤس سے عورتوں کو یہ یقین دہانی نہیں کروادی جاتی کہ وہ مردوں کے بالکل برابر ہیں اور وہ مردوں کے ساتھ جو ہیں، وہ وہاں پر Elect ہو کر آئی ہیں اور ان کی وہی حیثیت ہے، ان کا وہی منصب ہے، وہ پولیٹیکل ہیں اور پولیٹیکل طور پر وہ Mature ہیں اسی لئے آج وہ ان سیٹوں پر آ کے بیٹھی ہوئی ہیں ورنہ گلی کوچے کی کسی عورت کو جو ہے، وہ یہ سیٹ نصیب نہیں ہوتی ہے۔ تھینک یو، جناب سپیکر۔

(اس مرحلہ پر خاتون رکن اسمبلی ایوان سے واک آؤٹ کر گئیں)

جناب سپیکر: میرے خیال میں شاہ فرمان صاحب! اس کا جواب دیں۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: اچھا، منور صاحب! آپ بات کرنا چاہتے ہیں اس پہ؟

جناب شاہ حسین خان: بالکل دغی سرہ Related----

جناب منور خان ایڈووکیٹ: دی سرہ متعلق سرہ-----

جناب سپیکر: شاہ حسین بات کریں۔ شاہ حسین صاحب! بات کریں اس پر، شاہ حسین صاحب۔

جناب شاہ حسین خان: داسی دہ جی، نگہت بی بی خودیرہ قابل احترام دہ او دا نہ بلکہ دہی ہاؤس کبھی چہی خومرہ زنانہ دی، دا قابل احترام دی۔ خبرہ داسی نہ وہ جی، زمونر میتنگ شروع وو، بنہ بنائستہ انداز سرہ میتنگ چلیدو، شاہ فرمان صاحب دا خبرہ خہ قصداً یا دغہ نہ نہ دہ کپری جی، دا خبرہ ہغوی از راہ مذاق کپری دہ، د زنانو بارہ کبھی ئے نہ دہ کپری خو مطلب ئے دا وو چہی دا د زنانو راتلل دلته کبھی نسبتاً اسان دی، زمونر د سرو راتلل گران دی خکہ چہی مونر ہلتہ کبھی الیکشن کوؤ، مونر تہ تکلیف وی، د ہغی د وچہ نہ دا دغہ ئے کپری دے، خہ دغہ نہ ئے نہ دے کپری چہی گنہی یا خہ د چا تذلیل د ہغوی مقصد

و و یا د چا خفہ کول د هغوی مقصد و و۔ زہ د چا وکالت نہ کوم خو شاہ فرمان صاحب پہ دہی سلسلہ کنبہ مکمل بہی گناہ دے جی، صرف د مذاق پہ طور باندہی ئے خبرہ کپہی دہ (تالیاں) او د چا د تذلیل خبرہ ئے نہ دہ کپہی۔

جناب سپیکر: منور صاحب۔ منور صاحب۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: تھینک یو، سر۔ آج میں بھی، شاہ فرمان نے میٹنگ میں جو بات کی ہے، اس کو میں سپورٹ کرتا ہوں۔ سر، کوئی ایسی غلط بات اس نے کی ہی نہیں ہے بلکہ مثال پیش کی ہے کہ جنوری کا مینڈ تھا، سخت سردی تھی، سائیکل پر میں جا رہا تھا سکول، تو دھوپ کیلئے دیوار پر ایک بلی بیٹھی تھی، تو وہ کہہ رہا تھا کہ میرے ساتھ جو سا تھی تھا، اس نے کہا کہ یارا اگر میں بلی ہوتا تو اس طرح میں دھوپ میں آرام سے بیٹھتا اور ہم سکول جا رہے ہیں سائیکل پر اور کتنی سردی ہے، تو اس نے اسی مذاق کے طور پر وہ کہا تھا، اس نے کہا کہ یار جیسے فیملی کیلئے الیکشن کا جو پروسیجر ہے، اس پروسیجر میں تو آسانیاں ہیں، ہم یہ ایم پی ایز بن کر کتنی مصیبتوں سے نکلتے ہیں؟ جاتے ہیں گاؤں گاؤں اور یہ ان کیلئے میں تو کہتا ہوں کہ یہ آسانیاں ہیں، اس نے تو کوئی ایسی بری بات ہی نہیں کی، اس نے کہا کہ الیکشن میں ہم ایم پی ایز ان کو، وہاں پارٹی ان کو نامزد کر لیتی ہے کہ فلاں فلاں ہماری وہ فیملی Reserved seat پر ہوگی، تو اس میں میرے خیال میں کوئی ایسی بات نہیں ہے، ہم تو آپ کے ساتھ ہیں، آپ ہونگے، آپ ہماری بہنیں ہیں، آپ کو تو ہم نے ووٹ دیا ہے، ہم نے آپ کو ایم پی اے بنایا ہے، ایسا تو نہیں ہے کہ آپ اوپر سے آسمان سے گری ہیں۔ (تالیاں اور شور) تو اس سلسلے میں جناب۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: یوسف ایوب صاحب، یوسف ایوب صاحب۔

مفتی سید جانان: سپیکر صاحب! مونہ پہ دہی باندہی۔۔۔۔۔

جناب یوسف ایوب خان (وزیر مواصلات و تعمیرات): سپیکر صاحب! ایک منٹ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یوسف ایوب صاحب بات کرتے ہیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: جی منور خان نے اور ہمارے ساتھی نے جو بات کی ہے جی، نگہت بی بی نے جو بات کی ہے جی، کم از کم اس ہاؤس میں آ کے (شور اور قطع کلامیاں) میری بات سنیں۔

(شور)

محترمہ زرین ریاض: سپیکر صاحب! ہم۔۔۔۔۔

ایک رکن: نہیں سنیں گے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: نہیں کم از کم اس ہاؤس کے اندر آ کے چاہے کوئی خواتین ہوں یا مرد ہوں، ہم

سب برابر ہیں، اس میں تو کوئی Deny نہیں کرتا، نہ ٹریڈری -نچر سے کرتے ہیں، نہ۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب جاوید نسیم: یہ، یہ تو۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

ارباب اکبر حیات: یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر!

وزیر مواصلات و تعمیرات: نہ ہاؤس کے اندر، ہاؤس کے اندر یا۔۔۔۔۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: سپیکر صاحب!

(قطع کلامیاں اور شور)

جناب سپیکر: میں تھوڑا۔۔۔۔۔

محترمہ زرین ریاض: وہ باہر۔۔۔۔۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: ہماری بہن۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں ایک بڑے، تھوڑا۔۔۔۔۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: شاہ فرمان صاحب نے ایک بڑے Lighter tone میں یہ بات کی تھی، وہ

محسوس کر گئی ہیں، کوئی ایسی بات نہیں ہے۔۔۔۔۔

محترمہ زرین ریاض: سپیکر صاحب! وہ باہر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا، آپ چلی جائیں۔

(قطع کلامیاں اور شور)

وزیر مواصلات و تعمیرات: ہم ان کو جا کر Convince کرتے ہیں اور ان کو واپس لاتے ہیں۔

جناب سپیکر: شاہ فرمان بات کر لے گا، وضاحت کر لے گا۔ شاہ فرمان، شاہ فرمان۔

(شور)

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ و اطلاعات): جناب سپیکر! جناب سپیکر، میں۔۔۔۔۔
(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: شاہ فرمان صاحب بات کرتا ہے۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب! داخو۔۔۔۔۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ و اطلاعات: مفتی جانان صاحب، مجھے، مجھے میڈیا کے پاس جانا ہے، مجھے میڈیا کے پاس جانا ہے۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: شاہ فرمان! وضاحت کر لیں، اس کے بعد۔۔۔۔۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ و اطلاعات: میں نے میڈیا کے پاس جانا ہے، مجھے آپ دو منٹ دیدیں، میں نے میڈیا کے پاس جانا ہے اسلئے کہ میڈیا والے ناراض ہیں، مجھے جناب سپیکر، بولنے دیں کہ ہوا کیا؟ وہ میسنگ کے دوران۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں اور شور)

محترمہ زرین ریاض: سپیکر صاحب! یہ۔۔۔۔۔

محترمہ عائشہ نعیم: پہلے ہمیں بات۔۔۔۔۔

ایک رکن: ہماری بات سنیں جی، یہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں میں، میں آپ سے ایک ریکویسٹ، آپ تھوڑا انتظار کریں، بات سنیں اس کے بعد بات کر لینگے۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ و اطلاعات: اچھا میسنگ کے دوران جو بات ہوئی تھی، وہ جیسے ہمارے اپوزیشن ممبران نے کہا، باقی جو کمیٹی کے اندر جتنے بھی لوگ بیٹھے تھے جنہوں نے اعتراض کیا، اس کے علاوہ اس کمیٹی کے اندر جتنے لوگ بیٹھے ہوئے تھے جناب سپیکر، (مداخلت) آپ دو منٹ سنیں، اس کمیٹی کے اندر جتنے لوگ بیٹھے ہوئے تھے، سوائے اس ممبر کے جس نے اعتراض کیا، اس میں سے کسی دوسرے بندے نے اگر یہ کہا کہ میں نے غلط بات کی ہے تو میں معافی مانگنے کو تیار ہوں، جس نے کمپینٹ کی ہے اس کے علاوہ کوئی بھی ممبر یہ کہے کہ میں نے غلط بات کی ہے تو میں معافی مانگنے کو تیار ہوں اور اگر چیزوں کو Sensitize کر کے واک آؤٹ کی بات ہے تو یہ میں کلیئر کر دوں کہ اگر کسی کے واک آؤٹ سے

یہ اسمبلی Dissolve کیوں نہ ہوتی ہو، میں غلط طور پر کسی کو منانے کیلئے نہیں جاؤنگا (تالیان)
جب تک کہ وہ غلط ہے۔ میں میڈیا کے پاس جا رہا ہوں۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: شاہ فرمان! ایک منٹ، ایک منٹ، وہ میڈیا کے حوالے سے آپ جا رہے ہیں؟
وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ و اطلاعات: جی میں میڈیا والوں کے پاس جا رہا ہوں۔

Mr. Speaker: Okay ji.

سابق وزیر قانون، جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور (شہید) کو خراج عقیدت

جناب سپیکر: مفتی جانان صاحب۔

مفتی سید جانان: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب سپیکر صاحب، ستا سو پہ میزبان ندی
بہ پرتہ وی دا ایجنڈا، د اجلاس ایجنڈا۔ دیکھنی جناب سپیکر صاحب، پہ چار
نمبر بانڈی دے "مرحوم سردار اسرار اللہ خان گنڈاپور سابق وزیر قانون پارلیمانی امور و انسانی حقوق
خیبر پختونخوا کو خراج عقیدت پیش کرنا اور ان پر خود کش دھماکے کے حوالے سے بحث" جناب سپیکر
صاحب، پکار خودا دہ چہی دغی ایوان کبھی ڊیرہ زیاتہ سنجدگی وے، مونبرہ نہ
ڊیر یو بنہ ملگرے جدا شوے دے او قانونی طور بانڈی کہ مونبر دغی اجلاس
کبھی نورہی خبری کوؤ نوزہ وایم چہی قانون بہ ہم مونبر تہ اجازت نہ راکوی خو
دہ سرہ سرہ جناب سپیکر صاحب، دا اسمبلی د یو اقدار و حاملہ اسمبلی دہ،
دلته یو روایات او یو برادرانہ اصول چلیبری، دیو بل لحاظ ساتلے شی۔ پرون یو
دوہ بلونہ راؤرل، مونبر ہیخ ہم اونہ وئیل خو مونبر دا حکومت او دا اسمبلی چلول
غوارو۔ جناب سپیکر صاحب، پکار دا وہ چہی زمونبر دا آواز دنیا تہ رسیدلے وے
گنی پاکستان تہ خو چہی زمونبر دا غم والا آواز رسیدلے وے خو جناب سپیکر
صاحب، پرون د میدیا ملگری نہ وو اون بیا د میدیا ملگری نشته دے نو زمونبر
دا آواز، دا تکلیف، دا درد بہ دغی دنیا تہ او دغی خلقو تہ خنگہ رسیدلے؟ جناب
سپیکر صاحب، مرے نہ دے شوے، خہ بلہ داسی لویہ واقعہ نہ دہ شوہی چہی دا
خلق بہ نہ راضی کیبری۔ جناب سپیکر صاحب، حکومت تہ د وسیع النظری نہ کار
اخستل پکار دی، حکومت تہ د عفو او د درگزر نہ کار اخستل پکار دی،
حکومت بہ عفو و درگزر کوی خو جناب سپیکر صاحب، زہ دا کوم ماحول گورم،
زہ دغہ ماحول کبھی عفو او درگزر نہ گورم۔ پرون ڊپتی سپیکر صاحب یو تیم

تشکیل کرو چي تاسو بهر ورشي او د هغوی سره خبرې وکړئ، لاړلو هغه خلق دننه رانغلل، نن بيا جناب سپيکر صاحب، زه وایم چې دا اجلاس چې په دې باندې د لکھونو ملینونو روپي د دغې صوبې خرچ کيږي، د کوم مقصد او افادیت د پاره ئے راغوبنتے وو، هغه مقصد زه وایم چې پوره کيږي نه۔ زما به ستاسو د دغې عزتمندې کرسئ نه دا گزارش وی چې بهر هغه کسان د ميډيا والا ملگري ناست دی، ور د شی هغوی سره دې خبرې وکړی، هغوی د راوستلے شی چې زمونږ د مظلوم ورور چې کوم شهید شوی دے، د هغه د غم او د درد دغه آواز دنیا ته د هغوی په ذریعې باندې ورسپړی۔ وَأَخِزْ الدَّعْوَانَا أَنْ أَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

جناب سپيکر: شاه فرمان او يوسف ايوب صاحب تلی دی او زه امید لرم چې لږ وخت کبني هغوی راشی او عارف يوسف ورسره تلے دے او زما خیال دے کسان تلی دی او امید دے چې هغوی به راشی۔ زه خو چونکه د سیچویشن نه نه ووم خبر، اوس تاسو ته پته ده، ډیره افسوناکه واقعہ شوې ده او زه هلته حرم کبني ووم چې دا ډیر افسوناک میسج مونږ ته را اور سیدو، هلته په حرم کبني هم چې دے نو چې څومره حاجیان وو، څومره خلق وو، هغوی ډیر په دغه باندې د اسرار الله گنډاپور شهید د پاره دعا گانې وکړې بلکه هلته کبني یو داسې ماحول جوړ شو، ځکه چې هغه یو ډیر قیمتی سپرے وو، ډیر یو Commitment ئے وو، پوهه سپرے وو او مونږ حقیقت دے چې د ډیر یو قدر دان، ډیر یو دروند، یو ډیر هوښیار او یو Competent ملگري نه محرومه شوی یو خو مونږ دا وایو چې دا زمونږ وطن کبني یو مشکل روان دے خو دلته چې دا څومره ناست دی، دا ټول لیډرشپ دے، لیډرشپ به د ملک واگی او د ملک دوام په داسې طریقہ چلوی چې بهر چا ته دا محسوس نشی چې دا یو لیډرشپ چې دے نو هغه خوفزده شوی دے۔ مونږ د هر قسم د حالاتو مقابلہ کولے شو، مونږ کبني دا همت او دا طاقت شته چې انشاء الله تعالیٰ د یو غیرتی قوم په حیثیت باندې به مونږ دا خپل ملک د دې Crisis نه اوباسو ان شاء الله تعالیٰ او د اسرار گنډاپور صاحب د پاره هغه الفاظ نشته او زما خو چونکه چې زه تلم نو زما یو ورځ مخکبني ورسره خبرې شوې وې او زمونږ د ټولې اسمبلې ټوله کارروائی د هغه په Through چلیدله،

خدائے ورلہ ڀیره پوهه ورکړې وه۔ زه چونکه نه ووم نوزه مفتی صاحب ته به دا خواست وکړم چې په شریکه پاڅی او د هغه د پاره بیا یو دعا وکړو چې اللہ تعالیٰ هغه له هغه ډیر عمر بنا نسته کړی۔ مفتی جانان صاحب۔

(اس مرحلہ پر اجتماعی دعا کی گئی)

مفتی سید جانان: او سپیکر صاحب! دا نکھت بی بی او خه ملگری ئے بهر په هغه باندې وتی دی چې خه کسان ورپسې لاړ شی۔ ډپتی سپیکر صاحب د جی ورپسې لاړ شی، ډپتی سپیکر صاحب د ورشی۔ (قلمه)

جناب سپیکر: ډپتی سپیکر صاحب! تاسو ورشی، ډپتی سپیکر صاحب! جاوید نسیم د خان سره بوځه۔ سورن سنگه صاحب۔

جناب سورن سنگه (معاون خصوصی برائے اقلیتی امور): شکریه، سپیکر صاحب۔ سب سے پہلے تو میں اپنی پوری مینارٹی کی طرف سے ایک عظیم انسان، ایک شفیق دوست، ایک قابل ترین شخصیت جو ہماری اس اسمبلی کا دل تھا، ہماری اس اسمبلی کی جان تھا، آج وہ ہمیں یہاں پر کیلے چھوڑ کر اس دنیا سے کوچ کر گئے ہیں، اس کی شہادت پر دل خون کے آنسو روتا ہے۔ اس کرسی کو دیکھ کر ان یادوں کی طرف ہم چلے جاتے ہیں کہ جو دو تین مہینے سے یہاں پر ہم اکٹھے رہے ہیں اور ان تین مہینوں میں اس نے یہاں پر پیار، اتنی محبت، اتنی چاہت اور اتنا وہ ہمیں قریب لیکر آئے کہ آج ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ اسرار اللہ گنڈاپور صاحب اسرار اللہ گنڈاپور صاحب صرف نہیں تھے بلکہ ہماری فیملی کے ممبر تھے، آج ہمیں وہ کمی محسوس ہو رہی ہے۔ میں پروردگار سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی رحمت میں جگہ عطا فرمائے، ان کے خاندان کو، پسماندگان کو صبر عطا فرمائے۔ میں ان کیلئے یہ ضرور کہوں گا کہ:

موت اس کی جس کو زمانہ کرے یاد

موت اس کی جس کو زمانہ کرے یاد

ورنہ دنیا میں لوگ آتے ہیں مرنے کیلئے

ایک عظیم انسان اس دنیا سے رخصت ہو گیا لیکن وہ یہاں پر اپنی میٹھی یادیں آپ کے اور ہمارے دلوں میں چھوڑ گیا۔ ہمیں تمام دوستوں کو اس کی تقلید کرنی چاہیے کہ ایک ایسا انسان جو ہمیں ایک راستے پر ڈال گیا، سچ اور حقیقت کے راستے پر ڈال گیا، اس کی جو سچی ہوتی تھی، وہ بھی سمجھانے والی ہوتی تھی اور دکھ اور درد

بھرے الفاظ ہیں میرے پاس اس کیلئے اور کچھ بھی نہیں ہے، صرف میں دل سے دعا کرتا ہوں اور دعا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صبر عطا فرمائے اور اس ملک اور اس قوم کو مزید سانحہ اور ایسی شہادتوں سے محفوظ رکھے۔ اللہ تعالیٰ اس ملک میں امن لائے، اللہ تعالیٰ اس صوبے، اس دھرتی اور اس مٹی جو کہ زرخیز مٹی ہے، اس مٹی پر امن و امان لائے۔ بہت شکریہ، بہت مہربانی جی۔

جناب سپیکر: جی نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ آج یقیناً اس اجلاس کا تیسرا دن ہے اور یہ صرف اور صرف اسرار اللہ گنڈاپور صاحب کو خراج تحسین پیش کرنے کیلئے اپوزیشن کی ریکوزیشن پر یہ اجلاس بلایا گیا۔ جناب سپیکر صاحب، اجلاس کے پہلے دن آپ موجود نہیں تھے اور ڈپٹی سپیکر صاحب نے بھی اجلاس کا آغاز آہوں اور سسکیوں میں اور اسی طریقے سے اس ہاؤس کے تمام ممبران نے جس طرح دکھ محسوس کیا اسرار اللہ گنڈاپور صاحب کی موت کا تو میں سمجھتا ہوں کہ یقیناً وہ ایک بڑے عظیم شخص تھے لیکن جس طرح خراج تحسین اس ہاؤس نے اسرار اللہ گنڈاپور صاحب کو پیش کیا، جانا تو ہے، ایک نہ ایک دن ہم سب نے مرنا ہے، موت کا ایک وقت مقرر ہے لیکن یقیناً جس طرح اس ہاؤس کے ممبران نے ایک دکھ محسوس کیا تو ان کے اپنے گھر، کنبہ خاندان اور ان کے حلقے کے لوگوں نے بھی بڑا دکھ محسوس کیا ہو گا تو یہ بہت کم لوگ ایسے ہیں جن کیلئے کوئی دل دکھتے ہیں، ان کے جانے کے بعد ان کی کمی محسوس ہوتی ہے۔ اسرار اللہ گنڈاپور ایک ایسا خلاء چھوڑ گئے ہیں، نہ صرف اس ہاؤس کیلئے بلکہ پورے صوبے کیلئے۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر محترمہ نگہت اور کزنٹی صاحبہ واک آؤٹ ختم کر کے ایوان میں تشریف لے آئیں)

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جو شاید اس کے پورا ہونے میں وقت لگے گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج اس کی پہلی جو کمی محسوس ہوئی ہے، اگر اسرار اللہ گنڈاپور صاحب زندہ ہوتے تو جناب سپیکر صاحب، اس ہاؤس سے کتنی دفعہ پریس کے ساتھیوں نے واک آؤٹ کیا، اس اسمبلی کے ممبران نے واک آؤٹ کیا اور اسرار اللہ گنڈاپور صاحب زندہ ہوتے تو شاید صحافی کل ہی واک آؤٹ ختم کر کے اندر آ جاتے، تو آج یہ ان کی جو سب سے پہلی کمی محسوس ہوئی ہے اس ہاؤس کو تو یہ بہت بڑی ان کی یعنی اس دنیا سے جانے کی ایک کمی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اسرار اللہ گنڈاپور صاحب کا شمار ان چند پارلیمنٹیرینز میں ہوتا تھا، ہوتا ہے کہ جنہیں یقیناً اس اسمبلی کے قواعد و ضوابط اور آئین پاکستان کے اوپر عبور حاصل تھا، ان میں جماعت اسلامی کے ڈاکٹر یعقوب صاحب اور مرحوم ایوب تنولی صاحب اور جناب عبدالاکبر صاحب اور احمد حسن صاحب، ان

میں ان کا شمار ہوتا تھا اور جب وہ اپوزیشن میں تھے تو جناب سپیکر، عبدالاکبر صاحب حکومت کی نمائندگی کرتے تھے اور جب عبدالاکبر صاحب نہیں ہوتے تھے تو اسرار اللہ گنڈاپور صاحب سے سپیکر صاحب کوئی رائے لیتے تھے آئینی اور آج یقیناً ان کی کمی کی وجہ سے اس ہاؤس کو بہت بڑا نقصان ہوا ہے، تو یہ جو ہمارا بھائی ہمیں چھوڑ کر چلا گیا اور آج ہم اس کرسی کی طرف دیکھتے ہیں تو یقیناً بڑا دکھ اور افسوس ہوتا ہے۔ جٹ اجلاس میں جب دو تین دفعہ اسرار اللہ گنڈاپور صاحب اٹھے تو میں نے ایک سخت بات کہہ دی اور وہ ایسے ملنسار تھے کہ وہ ہمیں یقیناً کبھی سخت بات نہیں کہتے تھے اور ہمیں پارلیمانی آداب سکھانے والا شخص تھا، آج یقیناً اس صوبے کو بہت بڑا نقصان ہوا، تو جناب سپیکر صاحب! یہ کب تک ہوتا رہے گا؟ اس اسمبلی کے تین ممبران جناب فرید خان صاحب، عمران مہمند صاحب، اس اسمبلی کے جو تین ممبران اسرار اللہ گنڈاپور صاحب سمیت اس اسمبلی میں موجود تھے اور آج وہ نہیں ہیں اور اس سے پہلے جو ہچھلی اسمبلی تھی، اس میں بھی اس اسمبلی کے بڑے قیمتی اور معتبر ممبران اسمبلی دہشت گردی کی نذر ہوئے، تو کب تک یہ سلسلہ جناب سپیکر صاحب! چلتا رہے گا؟ سوچنے کی بات تو جناب سپیکر صاحب! یہ ہے کہ کوہاٹی گیٹ کے چرچ کے اوپر حملہ ہوا اور اس میں نہ صرف پاکستان کے اندر بلکہ بیرونی دنیا میں بھی پاکستان کی یقیناً بہت، جو ہمارے عیسائی بھائی اس میں شہید ہوئے، مارے گئے۔۔۔۔۔

جناب فریڈرک عظیم: سردار صاحب! میں نے آپ کو کہا ہے کہ مسیحی کہا کریں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: مسیحی، مسیحی بھائی اور اسی طرح جو سیکرٹریٹ کی بس کے اوپر حملہ ہوا اور بہت سے دھماکے ہوئے، ان میں ہمارے بھائی بہنیں شہید ہوئیں اور یہ بھی ڈھکی چھپی بات نہیں کہ اس صوبے کی فورسز نے بھی بہت بڑی قربانیاں دیں لیکن جناب سپیکر صاحب، سوچنے کی بات یہ ہے کہ اسرار اللہ گنڈاپور صاحب کے اوپر اس کے حجرے میں حملہ کیا گیا اور دہشت گرد یعنی چل کے حجرے کی طرف گیا، حیرانگی کی بات ہے کہ وہ ایک منسٹر تھا، اس کابینٹ کا ایک ممبر تھا اور اس کو تحفظ کیوں نہیں فراہم کیا گیا؟ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارے لئے بڑا سوچنے کا مقام ہے۔ ہم یہ کہیں کہ مرکزی حکومت کی یہ ذمہ داری نہیں ہے، یہ صوبائی حکومت کی ذمہ داری ہے، صوبائی حکومت یہ کہے کہ یہ مرکزی حکومت کی ذمہ داری ہے، صوبائی حکومت کی ذمہ داری نہیں ہے تو پھر صوبے کے لوگ کیا تاثر لیں گے اور یہ خوف و ہراس کی جو فضاء پھیل چکی ہے تو میں بحیثیت، مسلم لیگ نواز سے میرا تعلق ہے، میں یہ کہتا ہوں کہ سب سے زیادہ اس دہشت گردی کو ختم کرنے کیلئے مرکزی گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے اور پھر اس کے بعد جناب سپیکر

صاحب، یہ صوبائی حکومت کس مرض کی دوا ہے جناب سپیکر صاحب، کیا صوبائی حکومت کی ذمہ داری نہیں ہے کہ وہ صوبے کے اندر امن و امان قائم کرنے کیلئے اپنا Role ادا کرے؟ اور یہ بات کہنے کو تو بڑی آسان ہے کہ فلاں کی ذمہ داری نہیں ہے، فلاں کی ذمہ داری ہے۔ جناب سپیکر صاحب، میں یہ گزارش کروں گا اس ہاؤس کے اندر بیٹھے تمام جماعتوں کے ممبران سے کہ اس وقت ہم سب کو مل کے ایک اتحاد اور یکجہتی کا پیغام دینا ہے اور ان لوگوں کا ہم نے مقابلہ کرنا ہے جو نہ مسجدوں کو معاف کرتے ہیں، نہ مندروں کو معاف کرتے ہیں، نہ چرچ کو معاف کرتے ہیں، نہ کسی غریب کو معاف کرتے ہیں، نہ امیر کو معاف کرتے ہیں۔ مرکزی حکومت نے بالکل اے پی سی کا اجلاس، اگر ذمہ داری محسوس نہیں کی تھی تو اے پی سی کا اجلاس بلانے کی کیا ضرورت تھی؟ اور اس میں تمام سیاسی جماعتوں کے قائدین نے متفقہ فیصلہ کیا کہ طالبان کے ساتھ مذاکرات کئے جائیں اور مرکزی حکومت نے اس کیلئے ایک Step اٹھایا کہ طالبان کے کمانڈر ملا برادر کو رہا کیا، اب یہ بات یقیناً کرنے کو آسان ہے لیکن اس کے اوپر عمل کرنا مشکل ہے، پھر بھی میں یہ دعوے سے یہ کہتا ہوں کہ اگر ہم سب اکٹھے ہو جائیں، ہم ایک دوسرے کے اوپر الزام لگانے کی بجائے اگر ہم یکجہتی کا مظاہرہ کریں تو ضرور دہشت گردی کا حل ہم نکال سکتے ہیں۔ ہمیں اس صوبے کے لوگوں نے مینڈیٹ دیا ہے اور اسلئے مینڈیٹ دیا ہے کہ ہم ان کو امن، ان کو تحفظ فراہم کریں اور اس بلا سے یہ جس دہشت گردی کی نذر غالباً پچاس ہزار سے زیادہ لوگ ہمارے اس صوبے کے اور اس ملک کے ہوئے تو جناب سپیکر صاحب، جب بھی کوئی دھماکہ ہوتا ہے، جب بھی کوئی جانی نقصان ہوتا ہے تو حکومت تین دن سوگ کا اعلان کر دے یا نامعلوم افراد کے خلاف ایف آئی آر درج کر دے تو اس طرح یہ مسئلہ حل نہیں ہو گا۔ جناب سپیکر صاحب، یہ جو دہشت گردوں کے اعضاء ملتے ہیں آیا ان کے ڈی این اے ٹیسٹ کئے جاتے ہیں لیبارٹریز میں؟ تو آج تک کسی کے خلاف کوئی مقدمہ بھی درج نہیں ہوا اور نہ ہی کوئی کارروائی کی گئی، تو جب تک حکومت اس کے اوپر سنجیدگی سے غور نہیں کرے گی، میں نے پچھلے اجلاس میں بھی جس کی دہشت گردی کے حوالے سے اپوزیشن نے ریکورڈیشن کی تھی، میں نے یہ تجویز دی تھی کہ اس صوبے کے اندر بڑے قابل، اہل اور ایماندار لوگ ہیں، ان سب لوگوں کی چھانٹی کر کے ایک ایسی فورس تشکیل دی جائے جس کو صرف اور صرف دہشت گردی کیلئے استعمال کیا جائے اور وہ جدید اسلحے سے لیس کی جائے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس کیلئے ایک اچھی پیشرفت ہو گی۔ جناب سپیکر صاحب، میں یہ بھی صوبائی حکومت کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ جس طرح سندھ کے اندر امن و امان قائم کرنے کیلئے مرکزی اور صوبائی حکومت نے

ملکر ایک Step اٹھایا اور اس کی قیادت مرکزی حکومت نے صوبائی حکومت کے حوالے کی اور آج وہاں پہ آپریشن ہونے کی وجہ سے سو فیصد نہیں لیکن امن کی طرف ایک پیشرفت ہوئی اور یہاں پہ بھی صوبائی حکومت کو چاہیے کہ وہ اپنی ذمہ داری کا احساس کرے اور آنکھیں بند کر کے مرنے سے بہتر ہے کہ ہم چھاتی نکال کر اگر اس کا مقابلہ کریں تو کسی نہ کسی ریزلٹ کے اوپر ہم پہنچ جائیں گے۔ مذاکرات کا عمل بہت اچھا ہے، تمام سیاسی جماعتوں نے ملکر مذاکرات کیلئے فیصلہ کیا ہے لیکن اگر خدا نخواستہ جس طرح کل بھی یہاں پہ چند ذمہ داروں نے بات کی کہ مرکزی حکومت مذاکرات کے اوپر عمل نہیں کر رہی، اللہ کرے مذاکرات کامیاب ہوں اور اگر خدا نخواستہ مذاکرات کامیاب نہیں ہوتے تو ہم اسی طرح مار کھاتے رہیں گے، ہمارے صوبے کے بھائی، بہنیں اور بچے اسی طرح دہشت گردی کی نذر ہوتے رہیں گے۔ کیا ہمیں اس کیلئے کوئی منصوبہ بندی یا اس میں کوئی تبدیلی لانا ہوگی یا نہیں لانا ہوگی؟ تو میری یہ گزارش ہے جناب سپیکر صاحب کہ بشمول صوبائی حکومت ہم سب کو اپنی ذمہ داری کا احساس کرنا چاہیے اور حکومت ہر ممکن جو بھی وہ اقدام اٹھائے گی دہشت گردی کو روکنے کیلئے، ہم اپوزیشن اس کیلئے بھرپور ان کا ساتھ دیں گے، تعاون کریں گے۔

جناب سپیکر: ثوبیہ شاہد۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: السلام علیکم! اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ جناب سپیکر صاحب، آپ کوچ کی مبارکباد ہم اپنی اپوزیشن کی طرف سے پیش کرتے ہیں، آپ کوچ مبارک

ہو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: اور اسرار گنڈاپور صاحب کی شہادت پر ہمیں بہت ہی افسوس ہے اور وہ ہمارے ایک ایسے پارلیمنٹیرین تھے خاصکر پی ٹی آئی کیلئے اور اس کے ایم پی ایز کیلئے جن سے ہم کچھ سیکھ سکتے تھے کہ پارلیمنٹیرین کیا ہوتا ہے؟ اس کا بیٹھنا، اس کا بولنا سب کیلئے ایک سبق تھا کہ یہ لوگ کچھ سیکھ جاتے لیکن آپ لوگوں کی قسمت میں یہ نہیں تھا میرے خیال سے۔ دوسری بات ہمیں اس کی بہت زیادہ کمی Feel ہو رہی تھی، آج بھی کل بھی Feel ہو رہی ہے جیسا کہ پریس والوں کو کوئی اس کے پیچھے نہیں جا رہا، اس پہ کوئی بات نہیں کر رہے، اگر اسرار صاحب ہوتے تو وہ جاتے اور سب کی قدر اور عزت کرتے، وہ ہر بات کو مصلحت سے حل کرتے تھے اور اس میں جو بات تھی، ایک پارلیمنٹیرین کا بیٹھنا، اس کا اٹھنا، اس کا بولنا، ہر

جناب سپیکر: آمنہ سردار، میری آمنہ سردار سے ریکویسٹ ہے کہ وہ بات کریں اور مطلب اس کو حذف کریں، یہ جو بعض الفاظ غیر پارلیمانی ہیں، اس کو حذف کریں۔ منور خان صاحب۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: تھینک یو، سر۔ جناب سپیکر، یقینی خبرہ دہ چہ دا اجلاس د گنڈاپور صاحب پہ یاد کبہی راغوبنتے شومے دے۔ گنڈاپور صاحب یو پینٹھ کالہ مخکبہی دلته پہ دہی کرسی باندہی بہ ما سرہ نزدے ناست وو او دے ہغہ کرسی تہ لارلو نو دا بہ ما بار بار د دہ سرہ دا خبرہ کولہ چہ گنڈاپور صاحب! تہ پہ حکومت کبہی بنکلے نہ بنکاری، تہ ہلتہ پہ اپوزیشن کبہی خنکھ مخکبہی وہی نو راشہ مونر سرہ پہ اپوزیشن کبہی کبہینہ۔ زہ نن پہ دہی موقع باندہی د گنڈاپور صاحب د اخلاقو او د دہ چہ کوم یو حیثیت وو، یقینی خبرہ دہ چہ دے د کلاچی او سیدنکے وو جی او خاندانی لحاظ سرہ ہم د سردار فیملی نہ وو خو پہ دغہ انسان کبہی چرتہ ہغہ سرداری چہ کوم تکبر وو، کوم غرور د یو سردار پہ ذہن کبہی او پہ سوچ کبہی وی، پہ دغہ انسان کبہی ما چرتہ د سرداری سوچ او فکر ما ونہ لیدو۔ د دہ ملاویدل ہر سری سرہ، او افسوس ما تہ پہ دہی باندہی راعی جی چہ د دہ والد صاحب چہ د دہی صوبہی وزیر اعلیٰ ہم پاتہی شومے دے او خہ گنڈاپور صاحب د خپل خواہش او پہ خپل بچی باندہی ہم نام دوئی دا عنایت اللہ خان نام ایبے وو، سردار عنایت اللہ خان گنڈاپور چہ ہغہ بچی باندہی ئے نوم ایبے دے نو د دہ پہ ذہن کبہی کوم کوم سوچونہ وو، کوم کوم فکرونہ بہ وو، لکہ پرون سردار حسین بابک صاحب ہم دا خبرہ وکرہ چہ سردار صاحب گنڈاپور صاحب بہ دلته ما تہ راغلو او ما تہ بہ ئے دا خبرہ کولہ چہ تہ لڑ طالبانو پسپہ دومرہ خبری مہ کوہ، نو سردار بابک صاحب خونن دا دے ژوندے دے خو جناب سپیکر صاحب، د زندگی او د مرگ دا چا تہ ہم پتہ نہ لگی چہ زہ بہ پہ کومہ خاورہ مرم او زما مرگ بہ پہ کوم خانی کبہی وی او زہ خاصکر دا تاسو چہ دہی اسمبلی تہ کومہ خبرہ وکرہ چہ دا کسان چہ کوم د دہی اسمبلی نہ خی روان دی، مونر بہ خپلی حوصلہ یقینی خبرہ دہ، مونر بہ خپلی حوصلہ ہغسہ مضبوطی ساتو، د مرگ نہ خاصکر بیا مسلمان، د مرگ نہ کم از کم یریدل دا د مسلمان کار نہ دے چہ دے د مرگ نہ ویریری۔ زما پہ علاقہ کبہی ہم خو خلی د دہی دہما کو سرہ زمونر مخ شومے دے خو د مرگ تائم، د مرگ وخت

مقرر دے جی۔ نن افسوس دے په گنډاپور صاحب باندې خودې دنيا نه ډیر غټ
غټ کسان تلی دی او دا د دنیا په هیه هم هغسې روانه ده۔ زما هم د خپلې اسمبلۍ
ملگرو ته هم دا یو پیغام دے چې مونږ د په دې باندې بحث نه کوو چې آیا دا د
مرکز خبره ده یا دا د صوبې خبره ده او جناب سپیکر صاحب، زه دا هم یو خبره
کوم چې د دغې صوبې کسان، د دغې صوبې عوام ته زه دا د ورکوم چې کومې
قربانیانې د دې صوبې کسانو، کومو پښتنو د دې صوبې کسانو کومې
قربانیانې ورکړې دی، په پنجاب کې صرف په یو ورځ یا په یوه شپه کې چېرته
کریکر چې یو څو دهما کې وشوې نو زموږ په هغه ټاټم کې لیدر شپ دا خبره
وکره چې طالبانو! دا ستاسو او زموږ سوچ، دا ستاسو او زموږ نظریه خویوه
ده خو زه د دې صوبې کسانو ته جناب سپیکر صاحب، دا کسان ان شاء الله
تعالیٰ هر آزمائش باندې به ان شاء الله تیار وی او خدائے دوکړی، عوام هم دا
نه غواړی چې یوه د دې کسانو سره روغه وشي او دا جنگ چې دے، بلکه زه دا
هم وایم چې دا جنگ د طالبانو سره تر هغه پورې ختم کیدے نشی چې څومره
پورې په دې افغانستان کې جنگ لگیا وی، دا د څوک سوچ هم نه کوی چې
څومره په دې زمکې دا یهودی نسل موجود وی، دا گنده وینه چې په دې زمکې
باندې په دې افغانستان کې موجوده وی، دا جنگ به جاری وی خو بهر حال
مونږ به خپل ملگری، خپل کسان دې شی ته تیاروو، زه هم طالبانو ته دا خبره کوم
چې دا کومې دهما کې تاسو په دې مارکیټونو کې، په جماتونو کې کوئ، د
دې نه تا ته کوم شے حاصلیږی، آیا په دغه دهما کو باندې ته زما دا امریکه د
یهودی نسل خوشحالوې چې مسلمانان په خپل مینځ کې لگیا دی او یو بل قتل
کوی؟ جناب سپیکر، مونږ د دې اسمبلۍ که هغه گنډاپور صاحب دے، سبا
منورخان کیدے شی، سبا بل دوست هم کیدے شی خو مونږ به ان شاء الله تعالیٰ
دا مشن او دانن چې دا دواړه دی، دا ټول پاکستان څلور واړه صوبو دا چې کوم
د ډائیلگ او دا خبرې شروع دی، په دې باندې مونږ د خپلې پارټی لیدر ته هم
دا درخواست کوو چې دا اخباری بیاناتو نه او د تی وی ټاک نه په دې باندې
دومره چې کوم نن په دې تی وی او په میډیا باندې ډائیلگ لگیا دی، دا ډیر
Sensitive topic دے، زما به هغوی ته هم دا ریکویسټ وی چې دا ډائیلگ او

بل زہ د خپل مشر جناب مولانا فضل الرحمان صاحب تہ ہم، چہی ہغہ بار بار پہ دہی بانڈی خپل کوششونہ کری دی او نن ہم ہغہ تیار دے، ہغہ سرہ یو فورم ہم شتہ دے پہ ترائبل ایریا کبني چہی خومرہ کسان دی، کہ ہغہ ترائبل ملکانان دی یا کہ ہغہ عالمان صاحبان دی، ہغوی خپل خان وقف کرے دے چہی مونر دہی تہ تیار یو، زہ مزید پہ دہی بانڈی صرف دہی گنڈاپور صاحب تہ، اللہ د دوی تہ جنت الفردوس ور کری او ان شاء اللہ تعالیٰ پہ دغہ اسمبلی کبني بہ مونر کوشش کوؤ چہی یرہ بھئی د گنڈاپور صاحب غونڈی بل ہم داسی کس پیدا شی چہی ہغہ کہ د پی تہی آئی د طرف نہ وی او کہ ہغہ د اپوزیشن د طرف نہ وی ان شاء اللہ تعالیٰ دہی اسمبلی تہ مونر داسی کمے نہ ور کوؤ چہی یرہ بھئی ہغہ خوک محسوس کری چہی نن سردار گنڈاپور صاحب نشتہ دے نو د دہی اسمبلی اہمیت ختم شو، نو ان شاء اللہ تعالیٰ زہ پہ اخرہ کبني ستاسو ډیرہ شکریہ ادا کوم او ستاسو د حج نہ پہ راتگ مبارکی ہم در کوم چہی اللہ تعالیٰ د ستاسو حج قبول کری۔

Thank you so much.

جناب سپیکر: مہربانی، مہربانی۔ د مونخ وقفہ بہ وکرو جی او د وقفی نہ پس بہ ان شاء اللہ باقی اجلاس کوؤ۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز مغرب کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔۔۔۔۔

محترمہ گلہت اور کزئی: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: یہ لوگ آجائیں نا، آپ کس کو بات کریں گے؟

محترمہ گلہت اور کزئی: جناب سپیکر صاحب! میں ایک ضروری بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: اچھا، بسم اللہ کہہ دیں جی۔

محترمہ گلہت اور کزئی: جناب سپیکر صاحب! جناب سپیکر صاحب، یہ ایک ایسا محترم ہاؤس ہے کہ جہاں پر

ہم سب لوگ، MPAs colleagues ہم لوگ بیٹھے ہوتے ہیں اور جناب، جہاں پہ ہم لوگ چائے پی

رہے ہوتے ہیں وہاں پہ ظاہر ہے آپ بیٹھے ہوتے ہیں، ہمارے وزراء بیٹھے ہوتے ہیں، اپوزیشن کے یہ جو

ہمارے لیڈر صاحبان ہیں، پارلیمانی لیڈر صاحبان ہیں، یہ بیٹھے ہوتے ہیں تو میں ان سب سے یہ ریکویسٹ

کرتی ہوں، ایک تو یعنی حالات ایسے ہیں کہ اگر یہ اپنے ساتھ جو مہمان لیکر آتے ہیں تو اگر ان مہمانوں میں کمی کر دیں تو یہ (مداخلت) نہیں لیکن میں اسلئے بتا رہی تھی، ابھی تک نہیں ہوا نا کہ اگر، لیکن میں بتانا چاہتی ہوں سب کو کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بالکل یہ چونکہ فلور پہ بات آئی ہے اور میری ریکویسٹ یہ ہوگی کہ ایم پی اے صاحبان خود بھی، اگر ان کے ساتھ کوئی مہمان آتے ہیں تو اس کیلئے ایک تبادلہ جگہ ہے، وہاں بیٹھیں تاکہ ایم پی ایز اگر آپس میں کوئی بات کریں، اگر کوئی ایسا ایٹو ہو تو ان کیلئے آسانی ہو، تو میں نے ضروری انسٹرکشنز اس کیلئے جاری کی ہوئی ہیں اس کے متعلق۔ اچھا ارباب اکبر حیات صاحب۔

ارباب اکبر حیات: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔ شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ نن د دې اجلاس دریمه ورځ ده او دا اجلاس مونږ د خپل ورور شهید اسرار الله گندهاپور صاحب په یاد کښې راغوبنته وو۔ جناب سپیکر صاحب، زموږ څه روایات دی چې کله مونږ کښې غم وشي نو مونږ کوشش کوو چې جنازې له ځان ورسوو خو چې جنازې له لار نشو نو بیا وایو څه دویمې ته به لار شو او دریمې له خو خامخا بیا مونږ ورځو ځکه چې دا هغه اخری ناسته وی۔ زموږ د دې ریکوزیشن هم زما خیال دے اخری ورځ ده او زما دا خیال وو، زما دا سوچ وو چې نن خو به جناب وزیر اعلیٰ صاحب خامخا راځی او په دې غمرازئ کښې به مونږ سره شریکیري خو چونکه زما په خیال د دې غم نه هغه بل څه مسئله به ډیره ضروری وه ځکه هغه نن دلته موجود نه دے۔ جناب سپیکر صاحب، مونږ د یو داسې شخصیت نه محرومه شو چې هغه له زه د استاد درجه ورکړم نو غلطه به نه وی ځکه چې زموږ سینیئر وو او زه چې کله دې اسمبلئ ته راننوتم نو ورومبئ زموږ رابطہ، زموږ مصافحه، زموږ خبرې اترې هم د دې هستی سره شوې وې او ده به همیشه دا خبره کوله چې تاسو نوی راغلی یئ نو تاسو به ایزد کره کوئ دلته، تاسو به د جذباتو نه کار نه اخلئ ځکه چې دا یو داسې فورم دے چې دلته ستاسو د خپلې نه و تے هر یو لفظ ریکارډ کیږی او داسې نه وی چې هغه لفظ ستاسو د خپلې نه داسې انداز کښې اوځی چې ستاسو هغه کومه ترجمانی ده، د هغې صحیح عکاسی اونشی نو همیشه په سلیکټ کمیټئ کښې هم مونږ سره وو او په سلیکټ کمیټئ کښې به د هغه دا خپل یو انداز وو د

مذاق کولو هم، خو هغې کښې به هم يو سبق مونږ ته را کولو چې يره تاسو که مذاق هم کوئ نو يو دائرې کښې دننه کوئ خو په هغه مذاق کښې تاسو د يو بل احترام هم کوئ۔ ډير احتراماً سره وو، ډير نفيس انسان وو او زمونږ د پاره ډکشنري وه ځکه چې عبور ئه حاصل وو په قانون باندې هم او هميشه چې به مونږ سره په کميټي کښې ناست وو، يو دوه کميټو کښې زمونږ ناسته شوې وه نو هميشه به د ده خبرې، دا پارټيو خبرې به وې او هغه خبرې به وې چې Consensus به ئه پکښې د ډيولپ کولو کوشش کولو، هغه خپله فيصله به ئه په چا باندې Implement کوله نه خو افسوس چې هغه ظالمانو نن زمونږ د اسمبلئ غړي، يو دومره نفيس انسان هغه زمونږ نه جدا کړلو۔ جناب سپيکر صاحب، که مونږ د دې ډير هم مذمت وکړو، ډير زيات مذمت وکړو دا به کم وي۔ تاسو خو نه وئ په حج کښې وئ جناب سپيکر صاحب! خو چې کله مونږ اجلاس رااوغوښتلو او د اجلاس په ورځ باندې د جناب ډپټي سپيکر صاحب سره دا څومره ارکان اسمبلي وو، د وئ چې په کوم انداز کښې هغوی ته خراج عقيدت پيش کړو او بيا چې کومه غمرازی او د وئ د سترگو نه هغه کومې اوښکې دا د دې خبرې عکاسی وه چې د وئ سره د ټولو ډير لگاؤ، مينه او محبت وو ورسره۔ جناب سپيکر صاحب، مونږ به تر کومه پورې دا لاشونه په خپلو اوږو باندې وړو، مونږ به تر کومه انتظار کوؤ چې زمونږ حالات به تهېک کيږي او مونږ به په دې خپله ښکلې خيبر پختونخوا کښې امن او وينو؟ مونږ خو دې اسمبلئ ته د دې د پاره راغلي يو چې مونږ د خپل قوم نمائندگي وکړو۔ نن دلته په دې فلور باندې څوک دا وائی دا د مرکز مسئله ده، څوک وائی دا د صوبې مسئله ده، زه وایم که د مرکز مسئله ده او که د صوبې مسئله ده يا هغوی ذمه واری نه اخلي يا ئه د وئ ذمه واری نه اخلي نو دا دې قوم سره زياته ده، بحیثیت د 124 ممبرانو مونږ هغه خپل د دې غونډ خيبر پختونخوا نمائندگي کوؤ، پکار دا ده چې مونږ خپله يو کميټی جوړه کړو او کله چې د اصلاح خبره وي، د جرگې خبره وي او پکښې وړاندې شي نو الله پاک وائی چې يو ته ئه نو دويم درسره زه شم نو که مونږه روح نيتی سره او ښه نيت سره دیکښې يو گام وچت کړلو نو الله پاک به پکښې برکت واچوی او زه خو وایم داسې مرگ کوم چې د شهادت مرگ ده،

وائی کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ، مونږ ٽول به دا گوٽ تپروؤ، مونږ به دې دنيا فانی نه
 څو څو پروردگار چي کوم د شهادت مرگ زمونږ دې ورور له ورکړو نو د دې د
 پارو به زه، هغه شاعران وائی:

چي ته پيدا شوې تا ژړل خلقو خندل

او داسې مړ شوې ته چي خاندې خلق ژاړی

نو هغه له الله پاک داسې درجه ورکړه چي هغه هغلته اعلى مقام باندې دے او
 دلته ئے مونږ ٽول ژړونکی کړو، ټوله فضاء ئے افسرده کړې ده۔ جناب سپيکر
 صاحب، نن د دې اسرارالله گنډاپور صاحب کونډه به هم دا سوال کوي چي زما
 دا خاوند په کوم گناه کښې لاړو، دې ولې شهيد کړے شو؟ آيا د ده گناه دا وه
 چي ده د قوم خدمت کولو، د ده گناه دا وه چي دا يو بنه انسان وو، د ده گناه دا
 وه چي دے په دې خيبر پختونخوا کښې د امن خواهشمند وو نو ځکه دے شهيد
 کړے شو؟ مونږ سره د دې جواب نشته جناب سپيکر صاحب، د دې جواب به
 څوک هغوی له ورکوي؟ دا ذمه واری يواځې د مرکز او د صوبې نه ده، دا
 زمونږ د ټولو ذمه داری ده، بحیثیت د يو انسان زمونږ ذمه داری ده، بحیثیت د
 مسلمان زمونږ ذمه داری ده، بحیثیت د خيبر پختونخوا د يو غړي زمونږ ذمه
 داری ده جناب سپيکر صاحب۔ جناب سپيکر صاحب، د دوي هغه زخمونه، ما ته
 پته ده مونږ ته اندازه کيږي او دا غم ډير په مشكله سره د خلقو نه هيريږي ځکه
 چي زما خپل يو ورور هغه هم ناظم وو، هغه هم ځوان وو، هغه هم دغه رنگ شهيد
 کړے شوي وو نو مونږ به چي سوچ کولو نو چي کله دا واقعه وشوه نو مونږ ته
 هغه رامخکښې شو، مونږ وايو چي د ده د هغه ورور به څه پوزیشن وي، د ده د
 دغه بچو به څه حال وي، د ده د هغه ورور به څه حال وي، د ده د هغه بنځي به څه
 حال وي؟ نو مونږ په دې نتیجه ورسيدو چي جناب سپيکر صاحب، د دې غم او د
 دې غمرازئ مونږ چي کوم سوچ کوؤ، پکار ده چي مونږ په دې کرسئ باندې يو
 داسې سرے کښينوؤ چي کوم هغه سره کم از کم د هغه د شان يعنی د هغه هومره
 قابل انسان وي چي مونږ وايو چي واقعي ده زمونږ په اسمبلئ کښې که هغه
 لاړلو نو د هغه بل ورور مونږ ته راغلو۔ جناب سپيکر صاحب، الله د د دوي
 شهادت قبول کړي او نن اخري ورځ ده، زما په خيال مونږ هغه خبره وکړو چي

دریمہ ئے دہ، زمونہ د خیل د دہ ایوان پہ کور کینہی د ہغہ نن دریمہ وہ، اخری ورخ وہ او ما خو وئیل چہی ٲول منستران بہ ہم دلنہ موجود وی، وزیر اعلیٰ صاحب بہ ہم موجود وی خکہ چہی اخری دعا بہ مونہ کوؤ خوبیا ہم زہ گورم نو دا سیٹونہ ٲیر خالی دی او دا لمحہ فکریہ دہ۔ جناب سپیکر صاحب، کہ نن دوئ سرہ دا کار وشو، سبا ما سرہ ہم کیدے شی، سبا نورو ملگرو سرہ ہم دا کیدے شی نو د غم پہ دہ گھری کینہی نور مونہ ہیخ ہم نشو کولے خو کم از کم دا میسج د ہغوی کور والا تہ چہی خی، چہی ہغوی دا محسوسوی چہی واقعی پہ دہی اسمبلی کینہی ہر یو ناست ممبر د دوئ سرہ پہ غم کینہی برابر شریک دے۔ اللہ دہ لہ دہ درجات بلند کری او دوئ تہ د اعلیٰ مقام ور کری پہ جنت کینہی۔

وَآخِرُ الدَّعْوَانَا اَنْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

جناب سپیکر: مولانا لطف الرحمان صاحب۔

مولانا لطف الرحمان: نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ بہت بہت شکر یہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، آج اجلاس کا تیسرا روز ہے اور یہ اجلاس اسرار اللہ خان گنڈا پور کیلئے اس کی ریکوزیشن کی گئی تھی۔ جناب سپیکر، اسرار اللہ خان گنڈا پور (مرحوم) شہید، وہ ایک انتہائی ذمہ دار اور ایک سنجیدہ پارلیمنٹریں تھے اور ہم سے بھی وہ سینئر پارلیمنٹریں تھے اور اس نے جو کردار ادا کیا ہے، وہ اسمبلی کیلئے بھی اور جمہوریت کیلئے بھی، وہ قابل ستائش ہے، مستحسن اس نے کردار ادا کیا ہے جتنا بھی عرصہ اس نے اسمبلی میں گزارا ہے۔ یہ تیسرا Tenure تھا جو آئے اس میں اور جناب سپیکر، ایک Committed شخصیت تھے اور ایک اچھے دوست تھے اور میں سمجھتا ہوں کہ جہاں اس کے اپنے پورے علاقے کو اس کی وجہ جو نقصان پہنچا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ ہماری اس اسمبلی کو، ہماری اس حکومت کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے اور جناب سپیکر، ہم اس کی جتنی بھی مذمت کریں، وہ کم ہے اور اس قسم کے واقعات ظاہر ہے انسانی فطرت ہے کہ جب وہ آپ کے قریب ہوگا تو وہ احساس گہرا ہوگا، اگر وہ اسمبلی کا ممبر تھا تو ہمارے اسمبلی ممبران کیلئے وہ احساس گہرا احساس ہوا ہے، اس کے جانے کا ہوا ہے اور جو دکھ ہوا ہے، دکھ کا وہ احساس گہرا ہے اور ظاہر بات ہے کہ ان کے جو پسماندگان ہیں اور ان کی جو فیملی ہے، ظاہر ہے وہ ان کے اور بھی قریب ہے تو وہ دکھ کا احساس مزید گہرا ہوتا ہے۔ جناب سپیکر، ہم ایک اچھے پارلیمنٹریں سے محروم ہوئے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس عطا فرمائے، ان کے درجات بلند کرے لیکن جناب

سپیکر، ہمیں یہ دیکھنا ہو گا کہ ہم کب تک یہ مذمت کریں گے، کب تک ہم یہاں پہنچ سکیں گے اور پھر لوگ اس میں شہید ہونگے اور پھر اس پہ ہم بات کرینگے اور پھر ہم تعزیتی اجلاس بلائیں گے اور اس پر باتیں ہونگی۔ جناب سپیکر، ہم نے بھی بہت باتیں کی ہیں اس دورانیے میں جب سے ہمارا یہ Tenure شروع ہوا ہے اور دہشت گردی کے حوالے سے جو ہم دھماکے ہوئے سکولوں پر، جو ہمارے تعلیمی اداروں پر، اور Public places پر اور سیکورٹی فورسز پر اور آئے روز ہوتے رہتے ہیں اور جو واقعہ میرے خیال میں اسرار اللہ خان گنڈاپور کے ہاں ہوا تھا، اس کے بعد بھی سیکورٹی فورسز پر حملہ ہوا ہے اور وہ واقعات رونما ہوتے رہے ہیں، اور اس سے پہلے بھی جو ہم دھماکے ہوئے اور جس پہ لوگوں نے لاشیں اٹھائی ہیں اپنے عزیزوں کی اور اپنے کندوں پر اور اپنے ہاتھوں پر وہ جو لاشیں اٹھائی ہیں، جس کرب سے یہ عوام گزرتے ہیں اور جو خوف کا احساس آج عوام کے چہسروں پر نظر آتا ہے جناب سپیکر، اس کیلئے ہمیں سوچنا ہے۔ ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ ہم یہ احساس، امن کا احساس ہم کیسے قوم کے چہسروں پر دیکھ سکیں گے اور ہم یہ احساس کس طریقے دلا سکتے ہیں جناب سپیکر اور جناب سپیکر، پہلے بھی ہم کتے رہے ہیں، عشرہ ہو گیا ہے کہ ہم دہشت گردی کی جنگ میں، ہمارا ملک اس دہشت گردی کی جنگ میں شامل ہے، اس کا صفحہ اول کا کردار ادا کر رہا ہے اور پہلے دن سے بھی جے یو آئی کا موقف تھا کہ ہمیں راستہ مذاکرات کا اختیار کرنا ہو گا، اس جنگ سے دہشت گردی ختم نہیں ہوگی اور نتائج کے اعتبار سے جناب سپیکر، آپ دیکھیں کہ آپ آج موازنہ کریں اس بات کا کہ آیا ہم نے دہشت گردی بڑھائی ہے یا اس کو کم کیا ہے، اس ملک کے حوالے سے جو ہماری پالیسیاں تھیں، کیا ان پالیسیوں کی وجہ سے ہم نے دہشت گردی کی جنگ کو بڑھا دیا ہے یا اس کو کم کیا ہے؟ کیا وہ واقعات ہم نے کم کر دیئے یا اس میں اضافہ ہوا ہے جناب سپیکر؟ اور جناب سپیکر، اگر اضافہ ہوا ہے تو پھر بیٹھنا پڑے گا، اس موقف کو ماننا پڑے گا، آج پوری دنیا اس موقف کو ماننے پر ہے کہ ہمیں مذاکرات کا راستہ اختیار کرنا ہے۔ آج امریکہ افغانستان میں بیٹھ کر مذاکرات کی کوشش کر رہا ہے کہ مذاکرات ہوں اور مذاکرات کے ذریعے اس مسئلے کو ہم حل کریں اور اس موقف کو آج پوری دنیا تسلیم کرتی ہے کہ ہم مذاکرات کے ذریعے اس عمل کو اور جو کچھ اس خطے میں ہو رہا ہے، اس کو ہم کس طریقے سے ختم کر سکتے ہیں اور جناب سپیکر، آپ دیکھ رہے ہیں قطر میں بھی طالبان کو دفتر کی اجازت دی گئی تاکہ امریکہ اس کے ساتھ مذاکرات کر سکے اور آئے روز مذاکرات کی بات آپ میڈیا پہ سنتے رہتے ہیں کہ مذاکرات کا عمل جاری ہے اور اس پر بات چیت ہو رہی ہے کہ ہم افغانستان

میں اس مسئلے کا حل نکالیں۔ جناب سپیکر، ان مذاکرات کے حوالے سے یہ اختیار ہمیں کیوں حاصل نہیں کہ ہم سیاسی طور پر ڈائلاگ کر سکیں؟ اور جناب سپیکر، اس پر جتنی کوششیں ہوئی ہیں، وہ آپ کے سامنے ہیں اور پچھلے تقریباً ایک سال سے اور اس سے پہلے بھی کوشش ہوتی رہی ہے لیکن باقاعدہ طور پر جو ایک سال، ڈیڑھ سال سے یہ مسلسل کوششیں جاری رہیں اور اس پورے علاقے، اس پورے خطے کے لوگوں کو جو وہاں کو Represent کرتے ہیں ان لوگوں کو، چاہے اس میں صحافی ہیں، وکلاء ہیں، وہاں کے ملکات تھے، وہاں کے دوسرے علماء، دوسرے لوگ، اس کمیونٹی کے لوگوں کو لیا گیا اور اس پورے ٹرانس ایریا کو، اس کے ملکات کو، ان کے نمائندگان کو، سات ہزار کے لوگوں کو اکٹھا کیا گیا، اس پر بات چیت کیلئے اور مذاکرات کا ایک لائحہ عمل طے ہوا جناب سپیکر اور چلتے چلتے اس میں الیکشن آنا اور اس کے بعد کے حالات آپ کے سامنے ہیں کہ وہ مذاکرات وہاں پر ختم ہو گئے لیکن میں سمجھتا ہوں جناب سپیکر کہ یہ ضروری نہیں کہ ہماری مرکزی حکومت اس مذاکرات کو شروع کرے اور وہ مذاکرات کرے بلکہ ہمیں ایک پارٹی کی حیثیت سے، آج آپ کی پی ٹی آئی اس وقت حکومت کر رہی ہے اور اس صوبے میں حکومت کر رہی ہے جس صوبے میں یہ معاملات چل رہے ہیں تو جناب سپیکر، میں سمجھتا ہوں کہ یہ مذاکرات کا Initiative لینا چاہیے اور یہ چونکہ ہمارا مسئلہ ہے تو اس کو ہم نے ہی سنجیدگی سے دیکھنا ہے اور سنجیدگی سے اس پر سوچنا ہے کہ ہم مذاکرات کا راستہ کیسے اختیار کر سکتے ہیں اور ہم اپنے ان حالات کو کیسے تبدیل کر سکتے ہیں، ہم اپنے لوگوں کو، اپنی قوم کو، اپنے صوبے کو امن کس طرح دے سکتے ہیں؟ اس کیلئے سوچ بچار ہونا ضروری ہے، یہ نہیں کہ ہم کل کیلئے انتظار کریں کہ ایک اور اسرار اللہ خان جیسا واقعہ ہوگا اور جناب سپیکر، اس بات کے دوران میں ایک بات اور بھی کرتا چلوں جو Security lapse کے حوالے سے ہے اور یہ حکومت کی ذمہ داری ہے اور حکومت کا ایک ذمہ دار منسٹر جو ہے، وہ کہتا ہے کہ ہم نے سیکورٹی اسلئے نہیں دی کہ ہم وی آئی پی کلچر کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔ جناب سپیکر، وی آئی پی کلچر اور سیکورٹی کا آسمان زمین کا فرق ہے، اس بات میں کہ سیکورٹی دینا یہ ذمہ داری ہے حکومت کی، ایک عام آدمی کو سیکورٹی دینا یہ حکومت کی ذمہ داری ہے چہ جائیکہ اس کا لاء منسٹر ہو، پارلیمنٹری آفیسرز کا منسٹر ہو اور اس کو سیکورٹی دی، ایک سپاہی دروازے پر کھڑا تھا، ایک سپاہی، اور باقی وہاں کوئی سیکورٹی نہیں تھی۔ جناب سپیکر، کم از کم اپنے حکومتی جو منسٹرز ہیں، جس کو آپ نے ایک رتبہ دیا، آپ نے اس کو منسٹر بنایا، اگر آپ اس کو سیکورٹی نہیں دے سکیں گے تو پھر صوبائی حکومت چلے گی کیسے؟ تو جناب سپیکر، یہ تو ذمہ داری ہے ایک عام آدمی کو بھی سیکورٹی دینا، یہ ذمہ

داری ہے حکومت کی۔ جناب سپیکر، میں واپس اس بات پہ آتا ہوں کہ ہمیں اس پہ سنجیدگی سے سوچنا پڑے گا، ہم اس مسئلے میں آپ کا ساتھ دے رہے ہیں کہ اس مسئلے کا حل ڈھونڈا جائے، یہ ہم سب کا مسئلہ ہے امن کا، یہ امن ہمارے صوبے کی ضرورت ہے اور یہ ہماری قوم کی ضرورت ہے اور ہمیں اس مشکل سے اس قوم کو نکالنا ہے اور جناب سپیکر، ہم روز ایک نئی فورس کا قیام تو کر رہے ہیں، اس کے بچاؤ کیلئے ہم نے یہ فورسز بنانی ہیں، اس کے مقابلے کیلئے ہم نے یہ فورسز بنانی ہیں جناب سپیکر، یہ تو ہم کر رہے ہیں، ٹھیک ہے ایک حکومتی عمل ہے اور اس میں اگر وہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں ان چیزوں کی ضرورت ہے اور اس سے ہم ان کو جو واقعات رونما ہو رہے ہیں اور قابل مذمت جو واقعات رونما ہو رہے ہیں، اس کی روک تھام کیلئے اگر ہم یہ سب کریں، یہ ان کی ضرورت ہے، ٹھیک ہے ان کی ضرورت ہے لیکن جناب سپیکر، اب بنیاد تک کون جائے گا، اس بنیادی مسئلے کو کون حل کریگا، یہ ذمہ داری کس کی ہوگی؟ جناب سپیکر، آج ہماری یہاں اسمبلی ہے اور یہاں پہ ہمارے سارے ذمہ دار ممبران بیٹھے ہوئے ہیں، پورے صوبے سے اس کی نمائندگی کر رہے ہیں تو یہ ہم سب کی ذمہ داری بنتی ہے اور 'سپیشلی' حکومت کی کہ ہم اس مسئلے کو کس طریقے سے حل کریں، اس کا حل ہم نے کیسے نکالنا ہے اور کیا ہم اس دہشت گردی کی جنگ سے اپنے آپ کو نکال سکتے ہیں جس کا خمیازہ آج ہم ان کی پالیسیوں کی وجہ سے بھگت رہے ہیں؟ ان پالیسیوں کو کیا ہم اپنے اس صوبے کے حوالے سے تبدیل کر سکتے ہیں، کیا ہم اپنی حکمت عملی خود طے کر سکتے ہیں؟ یہ جناب سپیکر، سوچنے کی بات ہے اور ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ یہ اختیار ہمارے پاس ہے کہ ہم اپنی حکمت عملی کو خود طے کریں اور اس پر چل کر ہم اپنے مسئلے کا حل ڈھونڈیں جناب سپیکر۔ تو جناب سپیکر، یہ انتہائی سنجیدہ مسئلہ ہے اور ہم ہر بار اس بات پہ بات کرینگے اور ہم یہ نہیں کر سکتے کہ کس طریقے سے ہم انتظار کریں کہ کل کو کوئی اور واقعہ ہو اور پھر ہم جو ہیں پھر ریکوزیشن کریں اور پھر اسمبلی اجلاس بلائیں اور پھر ہم تعزیتاً ہی یہاں پہ بیانات دیں، اس سے مسئلہ نہیں چلے گا جناب سپیکر، اس کی روک تھام کیلئے Solid قدم اٹھانا ہوگا، ایک Concrete فیصلے کرنا ہونگے جس پر ہم عمل کر سکیں اور نتیجتاً ہم اپنی قوم کو امن دے سکیں جناب سپیکر۔ تو جناب سپیکر، یہ ہماری گزارش ہے اور اس کو سنجیدہ لینا چاہیے اور اس پر بیٹھنا چاہیے، دوسرے معاملات بھی چلتے ہیں حکومت کے، چل رہے ہیں، ہم بھی دیکھ رہے ہیں کہ اس کیلئے میسنجز بھی ہو رہی ہیں، اس کیلئے ٹائمنگز بھی ہیں لیکن جناب سپیکر، اس سیاسی مسئلے کا حل، اس کا بنیادی مسئلے کا جو حل ہے، اس کو ڈھونڈنا چاہیے اور اس پر بیٹھنا چاہیے اور اس کا ایک لائحہ عمل طے کرنا چاہیے جناب سپیکر، تو میں ایک دفعہ پھر اپنے اس بھائی کیلئے دعا گو

ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے، آج ہم اس سے محروم ہوئے، ایک اچھے پارلیمنٹیرین سے ہم محروم ہوئے، ایک اچھے دوست سے محروم ہوئے، یہاں تک جناب سپیکر کہ پچھلے دنوں جب بیٹھے تھے اور ایک Understanding کے ساتھ اسمبلی کو چلانا ہوتا ہے تو اخبارات میں دوسرے دن اس کے خلاف لکھا تھا کہ وہ ایجنٹ کے طور پر بیٹھے ہیں اور وہ صرف ایجنٹ کا کام درمیان میں ادا کرتے ہیں، لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ٹھیک ہے وہ ایجنٹ کا لفظ استعمال کیا انہوں نے لیکن میں کہتا ہوں کہ یہ اسمبلی کے چلانے کیلئے جو کردار اس کا تھا تو وہ انتہائی قابل ستائش کردار جناب اسرار اللہ خان صاحب کا تھا۔ تو میں شکریہ ادا کرتا ہوں جناب سپیکر کہ آپ نے مجھے موقع دیا اور میں اس پر بات کر سکا۔ بڑی مہربانی۔

(اس مرحلہ پر صحافی حضرات واک آؤٹ ختم کر کے پریس گیلری میں واپس آ گئے)

جناب سپیکر: شاہ فرمان صاحب۔

وزیر اطلاعات: شکریہ، جناب سپیکر۔ سب سے پہلے تو میں میڈیا والوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ ایک بات پر ناراض تھے، ان کی ناراضگی جائز تھی اور ہم امید کرتے ہیں کہ ان شاء اللہ آئندہ ایسا واقعہ نہیں ہوگا۔ ہم ان کے مشکور ہیں کہ ہماری یہ ریکویسٹ انہوں نے مان لی اور واپس آ گئے ہیں۔ جناب سپیکر، یہ سیشن جس مقصد کیلئے بلا یا گیا، یہ پھول جس کرسی پر پڑے ہیں، میں آپ کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ آپ کے اوپر ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے ہاؤس کو ایجنڈے کے مطابق چلانا، اگر کسی ممبر کا ویسے ہی موڈ بنے اور وہ اسمبلی کے اندر بحث کو کسی اور طرف لے جائے تو یہ آپ کے اوپر ذمہ داری ہے اور ہم توقع رکھتے ہیں کہ آپ چیزوں کو ایجنڈا پر رکھیں گے تاکہ وقت ضائع نہ ہو۔ میں معزز اراکین سے، گورنمنٹ کی پالیسی جس کے نتیجے میں، جو پریولیس پالیسی تھیں یا جو بھی تھا، جن حالات سے ہم گزر رہے ہیں، آل پارٹیز نے، پوری قوم نے ایک فیصلہ کیا اور وہ فیصلہ فیڈرل گورنمنٹ کی بلائی ہوئی اے پی سی نے کیا، یاد رہے کہ صوبائی حکومت اس ذمہ داری سے نہ جان چھڑاتی ہے، نہ جان چھڑائے گی لیکن اس ایشو کے اوپر جو ہماری پالیسی ہے، میں اس ہاؤس کو بتانا چاہتا ہوں کہ ہم اسلئے فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ کھڑے ہیں تاکہ یکسوئی نظر آئے، مسئلے کے حل کی طرف ہم آگے بڑھیں لیکن ساتھ ساتھ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر ہم اس پراسیس سے، مذاکرات کے ذریعے امن کی کوششوں سے مطمئن نہ ہوئے تو صوبائی حکومت اپنے فیصلے خود کرے گی لیکن جس طرح آل پارٹیز نے فیصلہ کیا، All Parties means پوری قوم نے فیصلہ کیا تو ہم نہیں چاہتے کہ ہم وقت سے پہلے کوئی ایسی بات کریں یا کوئی ایسی حرکت کریں کہ جس سے تقسیم کا تاثر ملے۔ یہ قومی ایشو

ہے اور ہم بالکل واضح کرتے ہیں کہ ہم فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ ہیں جو ہماری ضرورت ہے ان کو اگر وہ سمجھتے ہیں، وہ ہمارے اوپر ذمہ داری بھی ڈال سکتے ہیں، ہمیں کہہ بھی سکتے ہیں اور All out support ہے ان کے ساتھ لیکن اگر ہم مطمئن نہ ہوئے تو ان شاء اللہ ہم اپنے فیصلے خود کریں گے اور اس ایشو کو ایسے نہیں رہنے دینگے اسلئے کہ اس ایشو سے سب سے زیادہ ہمارا صوبہ اور ہمارے لوگ متاثر ہو رہے ہیں۔ جتنا نقصان ہمارا ہو رہا ہے، اس صوبے کا ہوا، بیشک پورے ملک کا ہو رہا ہے لیکن ہمارے اوپر یہ ذمہ داری بھی ہے اور ہمارے ساتھ یہ اختیار بھی ہے کہ ہم اپنے فیصلے کریں لیکن حکمت کے تحت ہم انتظار کر رہے ہیں، یہ جان چھڑانے کی بات نہیں ہے، یہ اپنی ذمہ داری سے بھاگنے کی بات نہیں ہے، یہ بات میں اس ہاؤس کو کلیئر کر دیتا ہوں۔ جناب سپیکر، اس فلور کے اوپر ہر کسی کو اجازت ہے کہ وہ کچھ بھی کہے لیکن یہاں ایک کلچر ہے، یہاں روایات ہیں اور ان روایات کے اندر رہتے ہوئے یہاں پر US Congress اور کینیڈا کی پارلیمنٹ کے الفاظ نہیں بولے جاتے، مجھے جو پتہ چلا کہ بہت بڑی آفر بھی ہے پیسوں کی تو میں اس کے اوپر صرف ایک Comment کرتا ہوں کہ چیزیں تبدیل ہوتی ہیں، لوگ چیزوں کو چینج کرتے ہیں، وہ چیزیں جو خراب ہوں، اسی لئے میں یہ Offer accept نہیں کر سکتا لیکن ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اس کلچر کے اندر رہتے ہوئے اور مسئلے کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے اس کے اوپر بحث کی جائے اسلئے کہ نہ صرف یہاں کے ارکان کا ایک استحقاق ہے، اس بلڈنگ کا بھی ایک استحقاق ہے جو کہ بعض الفاظ کے ساتھ مجروح ہو جاتا ہے۔ شکریہ جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جناب شاہ فرمان صاحب کبھی کبھی فلسفیانہ بات بھی کر لیتے ہیں۔ ایک تو آمنہ سردار صاحبہ مسلسل ریکویسٹ کر رہی ہیں، مفتی صاحب! میں اس کو تھوڑا سا، اور سلیم صاحب، شوکت صاحب، محمد علی، اس کے بعد وائٹ اپ کرتے ہیں۔ مختصر بات کر لیں جی۔ جی۔

مفتی سید جانان: زہ سپیکر صاحب، نور خہ و نیل نہ غوارم۔ دا مخکبئی ورخو کبئی د سردار صاحب او د نکھت بی بی دلته کبئی یو ناچاقی غوندی پیدا شوہی وہ، بیا یقین و کپہ چہ مونز بہ چرتہ تللو، بس خلقو بہ داسی خبری کولی چہ ہغہ مونز نشوی اور بدلہ۔ زما بہ دا گزارش وی دلته زمونز کومہ خور وہ، ہغہ خواوس نشتہ دے او شاہ فرمان صاحب تہ بہ زما دا گزارش وی، دا اسمبلی د ڊیرو عزتمندو خلقو خانی دے، دا دغی صوبی د کرورونو عوامو د نمائندگانو د یو عزت خانی دے، داسی خبری چہ ہغہ عامو مجلسونو کبئی ہم خلق نہ کوی،

داسی الفاظ استعمال لول چہی زہ وایم چہی ہغہ د دہی ایوان تقدس پامال کوی نو
 زما بہ دا گزارش وی چہی داسی الفاظ بہ خپل مینخ کبہی یو بل تہ نہ استعمالوؤ،
 دہی سرہ بہ مطلب دا دے سبہ بہ د دہی نہ لویہ قصہ جو رووی، د تہولہی دنیا مخکبہی
 بہ مونہر شرمیرو۔ زہ پنجاب کبہی ووم، ما تہ چا اووئیل چہی مفتی صاحب! بلہ
 ورخہی ستاسو اسمبلی کبہی خہ شوی وو؟ ما وئیل چہی دا زمونہر بدنصیبی دہ، دا
 خو ډیرہ عزتمندہ اسمبلی دہ، دیکبہی اوسہ پورہی دا نہ دی شوی، نو زما بہ دا
 گزارش وی چہی د خنو خبرو نہ مونہر احتراض کوؤ۔

جناب سپیکر: زہ یو منہ، شاہ فرمان خان! زہ، اس کے اوپر میں ایک منٹ، میں صرف اس پہ
 اتنی Comments کرونگا، یہ ہم سب کا مشترکہ ایک، آپ اس کو کہیں گھر ہے، ہمارے گھر کی حیثیت رکھتا
 ہے، اس کی عزت اور اس کی وقار کا ہم آپ سب پاسبان ہیں تو یہاں جو بھی بات کرے، آپ سے بہت
 مؤدبانہ گزارش ہے میری کہ جو بھی مؤقف ہو، بیشک آپ اپنا مؤقف کھل کے بیان کریں لیکن تہذیب
 کے ساتھ تاکہ اسمبلی کا جو Prestige ہے اور اس کا جو ہمیں عوام نے مینڈیٹ دیا ہے اس کو برقرار رکھا
 جائے تو میری ریکویسٹ یہ ہوگی کہ اسمبلی کے اندر، کیونکہ ہماری ایک روایات بھی ہیں، پشتون روایات کی
 وجہ سے بھی یہاں بہت عزت احترام ہے اور ایک دوسرے کیلئے اچھے الفاظ بولے جاتے ہیں تو میری
 ریکویسٹ یہ ہوگی کہ آئندہ ہم اس کا ضرور خیال رکھیں۔ میں آمنہ سردار کو ریکویسٹ کرونگا، اس کے بعد
 آپ کو، محمد علی صاحب! آپ کو موقع دیں گے، پھر مشتاق غنی صاحب فائنل وائنڈاپ کر لینگے۔

محترمہ آمنہ سردار: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ بہت شکریہ، جناب سپیکر۔ سب سے پہلے آپ کو حج کی
 مبارکباد، اللہ رب العالمین آپ کا حج قبول فرمائے اور اب میں بات کرونگی لاء منسٹر اسرار اللہ صاحب کیلئے،
 سب سے پہلے میں ان کو ایک شعر Dedicate کرنا چاہونگی:

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے

بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ و پیدہ

وہ واقعی ایک ایسی ہستی تھی، ایک اپنی ذات میں انجمن تھی، اپنی ذات میں ایک پورا انسٹی
 ٹیوٹ تھی اور میں سمجھتی ہوں کہ ہم لوگ جو یہاں بیٹھے ہوئے ہیں، ہمیں ان سے بہت زیادہ سیکھنے کی
 ضرورت ہے۔ اگر میں اپنی Finger tips کے اوپر ان کی خصوصیات گننے لگوں تو شاید میری Finger
 tips ختم ہو جائیں گی، ان کی خصوصیات اور ان کی خوبیاں ختم نہیں ہوئیں گی تو آج ہم یہاں کھڑے ہو کے ان کو

خراج تحسین پیش کر رہے ہیں، اس کا مطلب ہے کہ اس شخص میں کوئی کوالٹی تھی، وہ ایک ایسا شخص تھا کہ جس کو آج ہم اپوزیشن کا ایک ایک بندہ چاہتا ہے کہ اس کے بارے میں اٹھ کے بات کی جائے، تو میں Being a woman، میں ایک خاتون کی حیثیت سے ان کی اتنی Respect کرتی ہوں Because انہوں نے ہمیں بڑی Respect دی، خواتین کا انہوں نے ہمیشہ بہت احترام کیا، اگر مجھے ان سے کوئی مسئلہ پیش آیا، انہوں نے بہت ہی اخلاص سے اور بڑی تہذیب سے انہوں نے سمجھایا، تو میں کہتی ہوں، یہ ان کی فیملی کا Loss نہیں ہے، یہ ہم سب کا پورا Loss ہے، وہ جو انساں عمر میں چلے گئے اس دنیا سے، اتنی کم عمری میں انہوں نے اتنا نام کمایا، تو سب سے پہلے حلم ان کے اندر بہت تھا اور کسی بھی پارلیمنٹیرین کے اندر میں سمجھتی ہوں حلم اور بردباری ہونی بہت ضروری ہے۔ جب تک آپ تحمل سے دوسرے کی بات نہیں سنیں گے، آپ ایک دم Respond کر دینگے، جب جذبات میں آجائیں گے، جذبات کی رو میں ہسک جائیں گے تو بڑا مشکل ہو جائے گا۔ ہم سارے یہاں پر بڑے Respectable گھروں سے آئے ہیں، الحمد للہ خواتین بھی اگر آئی ہیں تو ہم یہ چاہیں گے کہ ہمارا بھی کوئی استحصال نہ کرے، ہم بھی آپ کے برابر Pay لے رہے ہیں، مطلب جو ممبران ہیں، ہمارے سارے Privileges، ہمارے سارے اختیارات، سارے Rights، سب کچھ ہمارا برابر ہے، پھر ہر بات میں ہمیں کیوں Let-down کیا جاتا ہے؟ آپ کی جو Reserved seats پر خواتین آئی ہوئی ہیں، وہ ڈیک کی چیئر پرسن ہیں، کیا وہ اچھے طریقے سے ادارے نہیں چلا رہیں، وہ چیئر پرسن ہیں، وہ منسٹری تک چلا رہی ہیں، تو آپ مانیں کہ خواتین اہل ہیں۔ ہماری چیف جسٹس تک خاتون رہی ہیں، ہماری پرائم منسٹر خاتون رہی ہیں، آپ کیوں خواتین کو Let-down کرتے ہیں؟ اور سر، سب سے پہلے ایک چیز ہے کہ Respect and be respected، آپ عزت کیجئے اور آپ عزت کروائیے، آپ یہ مت سوچیے کہ ہم آپ کی عزت کرتے ہیں تو اسلئے کرتے ہیں کہ آپ مرد ہیں، نہیں، (تالیاں) اگر آپ آج ہماری عزت نہیں کریں گے تو ہم آپ کی عزت نہیں کریں گے، معذرت کے ساتھ کیونکہ ہمیں بھی اپنی Prestige، اپنی عزت کا اتنا ہی خیال ہے، ہم راستے سے اور گلیوں سے اٹھ کے نہیں آگئے، ہم بھی بہت اچھے اور معزز خاندانوں سے آئے ہوئے ہیں اور یہ چونکہ معزز ایوان ہے، اتنا معزز ایوان ہے کہ میں کہتی ہوں کہ میری آواز اس سے زیادہ بلند بھی نہیں ہونی چاہیے کیونکہ اس کی میں اتنی Respect کرتی ہوں اور میں سمجھتی ہوں کہ یہ ہماری عبادت ہے، ہمارا جو پیشہ ہے، یہ ہماری عبادت ہے، یہ ہم یہاں آ کے بیٹھ کے صرف، یہ ہم عبادت کی

طرح سمجھ کے کریں۔ تو میں سب سے ریکویسٹ کرونگی، ہم سب Colleagues ہیں، کوئی بڑا کوئی چھوٹا نہیں ہے، کوئی عورت کوئی مرد نہیں ہے، واقعی جب ہم ادھر آتے ہیں تو وہ ہم اپنے خواتین ہونے کو باہر چھوڑ کے آتے ہیں، ہم یہاں پہ آپ کے ساتھ بیٹھ کے کام کر رہے ہیں، جب ہم آپ کے ساتھ بیٹھ کے برابری پر کام کر رہے ہیں تو ہمیں برابری کی اہمیت بھی دیں اور برابری کی عزت بھی دیں۔ اسلام نے بالکل آپ مردوں کو فضیلت دی ہے، عورت کے اوپر، اس کو Physically دی ہے، اس کو اس طرح دی ہے کہ وہ کمائے گا، بالکل جی ہم مانتے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میڈم! اس طرح ہے کہ آپ اپنے Topic پہ آجائیں۔۔۔۔۔
محترمہ آمنہ سردار: سر! میں تھوڑی سی، ٹھیک ہے سر، ٹھیک ہے سر، تو میں سمجھتی ہوں کہ۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: تاکہ اس کے مطابق ہم بات کریں، مہربانی ہوگی، بس یہ بات ہوگئی ہے اور میں اس کے بعد ٹائم محمد علی صاحب کو اور شوکت یوسفزئی اور سلیم صاحب بھی بات کرینگے، اس کو وائنداپ کریں۔
محترمہ آمنہ سردار: ٹھیک ہے سر، بہت شکریہ۔ بہت شکریہ سر، Thank you so much۔
جناب سپیکر: محمد علی صاحب۔

جناب محمد علی: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ د اسرار اللہ گنڈا پور شہید بارہ کبئی تعزیتی اسمبلی اجلاس دے، پہ دے تائم ما تہ د یو شاعر شعر یاد شو، شاعر فرمائی چپی:

کون کتا ہے کہ موت آئی تو مر جاؤنگا میں تو دریا ہوں سمندر میں اتر جاؤنگا
 جناب سپیکر صاحب، اسرار اللہ گنڈا پور صاحب یو داسی شخصیت وو چپی ما د ہغہ د شہادت نہ یو لس ورخپی مخکبئی، تاسو پہ بیرون ملک کبئی وئی، حج د فرائض ادائیگی د پارہ تاسو تلی وئی، دلته د اپوزیشن او د حکومتی ممبرانوں پہ مینخ کبئی ہغہ د چرچ حوالی سرہ او د قصہ خوانی بازار ہغی دہما کو حوالی سرہ د اسمبلی اجلاس راغوبنتلے شوے وو، ما د اسرار اللہ گنڈا پور صاحب د قابلیت اعتراف پہ دے اسمبلی فلور باندی د ہغہ د شہادت نہ لس ورخپی مخکبئی کرے وو او ما ورلہ دا مثال ورکرے وو چپی زمونز د ایم ایم اے گورنمنٹ وو، زما ورور شہید فرید خان د دے اسمبلی ممبر وو او اسرار اللہ گنڈا پور صاحب چپی پہ کوم بہترین انداز باندی پہ حسبہ بل باندی ہغہ تیارے کرے وو او پہ دے اسمبلی کبئی ہغہ خپل تجاویز پیش کرل او اکرم درانی

صاحب او وئیل چي آفرين وایم په دې ځوان باندې چې که د ټول اپوزیشن ممبرانو د ده په شان بهترین مطالعه کړې و، څوارلس ترمیمونه د اسرار الله گنډاپور د وچې په هغه حسب بل کښې شوی وو، وجه صرف دا وه چې یو ډیر Studious سره وو، مطالعه به ئه کوله، د آئین نه خبر وو، د پارلیمنټ د آدابو نه خبر وو، خپل د منصب او د ذمه واری نه خبر وو او دا خبره ما نن د هغه د شهادت نه لس ورځې مخکښې کړې وه او بیا ئه هم کوم چې زمونږ دا ملک داسې دے چې دلته ته څو پورې مړ نه ئې مړ، نو ستا څوک تر هغې پورې صفت او تعریف نه کوی۔ نن چې زه دا گلونه وینم نو په الله یقین وکړئ ما ته هغه زما خبره یادېږي، نن گنډاپور صاحب نشته، هر سره ژاړی، هر سره وائی چې دا بهترین انسان وو، بهترین مسلمان وو، بهترین پلار وو، بهترین بچے وو، بهترین لیډر وو او بهترین گاونډی وو او بهترین صفات په هغه کښې لټوی، مونږ د دې خبرې اعتراف کوؤ چې بهترین یو لیډر نه مونږ محرومه شوی یو په دې صوبه کښې او مونږ خپل د رب نه دا امید هم ساتو چې الله د مونږ له بل نعم البدل را کړی چې هغه کمه ان شاء الله پوره شی خو جناب سپیکر صاحب! چونکه ډیرو ملگرو دا خبرې وکړې، نن دریمه ورځ ده، په دې حالاتو باندې، زما صرف یو دا ریکویسټ دے، په هغه اجلاس کښې ما دې اپوزیشن او حکومت ته یو درخواست کړے وو چې تاسو د دوه ورځو د پاره ریکوزیشن جمع کړے دے چې د اسمبلی اجلاس رااو غواړئ، ما هغه ورځ هم دا ریکویسټ کړے وو او اوس هم دا ریکویسټ کوم، ما ورته او وئیل چې د اسمبلی اجلاس مه ختموئ، ما ورته وئیل چې راځئ کښینئ اول زه محمد علی بحیثیت د صوبائی اسمبلی ممبر خپل مغز خوری به کوم چې زما په ذهن کښې څه تجاویز دی، کومه پورې به دا لاشونه وچتیري؟ نن په دې ځانې باندې گلونه دی، سبا خدائے خبر چې د چا نمبر دے، د چا کور به وړانېږي، د چا مور به ژاړي، د چا بنځه به کونډه کیږي، د چا بچی به یتیمانان کیږي؟ بنیادی خبره دا ده چې په مونږ کښې اخلاص څومره دے، اخلاص؟ دلته چې مونږ راځو، پکار ده، زه اوس هم اپوزیشن ته دعوت ورکوم، حکومت ته هم دا دعوت ورکوم، 124 ممبران یو مونږ په دې پارلیمنټ کښې، راځئ اول زه د محمد علی نه شروع کوم، کښینئ او خپل خپل تجاویز دلته ورکړئ چې زما په ذهن کښې دا

دا تجا ويز دي، په دې صوبه كښې چې دا اور كرلې شوې دے نو د دې واحد حل
 هم دغه دے چې د كوم كوم ممبر په ذهن كښې راځي، كښيښو دلته، دا صوبه
 زمونږ كور دے، كور او په دې كور كښې چرته يو سورے پيدا شي كنه او يا دا
 ديوال داسې Crack شي، Crack نو په دي كښې څوك په دې طمع نه كښيښي، په
 دې كور كښې خو جناب سپيكر صاحب، پينځه شپږ وروڼه وي چې د يو نوم محمد
 وي، د بل علي وي، د بل ابوبكر وي، د بل بل نوم وي، نو په دې كور كښې چې
 كله بلب سوزي يا چې په دې كور كښې چرته سورے كيږي يا ديوال ئے Crack
 كيږي نو د يو بل په طمع نه كښيښي چې محمد وائي چې ابوبكر به راځي او ابوبكر
 وائي امجد به راځي او امجد وائي احمد به راځي، څوك ځي په كور كښې بلب
 سوزي هغه لكوي، څوك په دروازه كښې يو ميخ خراب شوې وي، ځي هغه
 كوي، دغه شان زمونږ د دې كور كوم مثال چې دے د صوبې، دا زمونږ كور دے
 خو په دې كور كښې پينځه شپږ وروڼه دي، د يو وروڼو نوم دے پيپلز پارټي، د بل
 وروڼو نوم دے نيشنل پارټي، د بل وروڼو نوم دے جمعيت العلمائے اسلام، د بل
 دے تحريك انصاف، د بل وروڼو نوم دے جماعت اسلامي، دا ټول وروڼه يو
 مونږ، نو په دې كور كښې چې كوم دا سورے شوې دے، دا سورے نو دا په متفقہ
 طور، په اتفاق و اتحاد سره به مونږ دا كوؤ، د يو بل په طمع به مونږ نه كښيښو چې
 دا د احمد كار دے، كه د بكر كار دے كه د زيد كار دے، دا جماعت اسلامي او
 د پي ټي آئي ذمه واري نه ده، دا د قومي وطن پارټي او د نيشنل پارټي او د
 جمعيت العلمائے اسلام ذمه واري نه ده، راځئ چې مونږ يو شو او اخلاص سره
 مونږ كښيښو، مغز خوري و كړو چې د دې صوبې حالات به مونږ ټهيك كوؤ. مونږ
 كه په سكو لټونو كښې وو، مونږ ته به ئے مختصراً غوندي قصه وركړې وه چې يو
 بادشاه سلامت وو، د هغه پينځه ځامن وو، بې اتفاقه وو او په مخه جهگړې وې
 نو بادشاه سلامت يو يو ډكے ورله وركړو او يو يو ته ئے وئيل چې بچيه! دا
 ماتوئ. هغوي به اسانه باندې هغه ډكے ماتولو خو چې كله ئے د دې لختو نه
 گيډے جوړ كړو نو بيا بادشاه سلامت خپلو بچو ته وئيل چې دا ماتوئ، نو يو هم
 نشو ماتولے، نو بادشاه سلامت وئيل چې تاسو د دې گيډي په شان په اتفاق يئ

نو د دنیا یو طاقت ہم تاسو ته نقصان نشی رسولے او کہ یو یو وئ نو خلق به
در باندې فتہ بال کوی او گرخی به دغه شان----

جناب سپیکر: شکریہ جی۔

جناب محمد علی: نو لہذا زما دې ټولو ته دا ریکویسٹ دے چې راخی د دې صوبې دا
حالات دی، په دې کبنيںی، په دې باندې خپل مغز خوری کوؤ چې څنگه به زمونږ
دا صوبه تھیک شی نو په دې ثواب کبني به ټول ان شاء اللہ مونږ شاملیږو۔ وما
علینا الی البلاغ۔

جناب سپیکر: شوکت صاحب، شوکت یوسفزئی۔ د دې نه پس سلیم صاحب، بیا
مشتاق غنی صاحب۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر صحت): اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِيْمِ۔ سب سے پہلے تو جناب سپیکر، میں صحافیوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اپنا بائیکاٹ ختم کیا،
یہاں آئے، ان کے ساتھ جو زیادتی ہوئی ہے، ظاہر ہے میں بھی 25 سال صحافی رہا ہوں اور ان کے ساتھ اگر
کوئی زیادتی ہوتی ہے تو یہاں خاموش رہنا بڑا مشکل ہو جاتا ہے کیونکہ صحافی اس معاشرے کی آنکھ اور کان
ہیں اور ان کے ہر ایشو کو ان شاء اللہ ہم سپورٹ کریں گے اور ان کا ساتھ دیں گے، میں ان کا مشکور ہوں۔
جناب سپیکر، آج کافی لوگوں نے اس پر بحث کی، دو تین دنوں سے بحث جاری رہی اسرار اللہ گنڈاپور کے
حوالے سے، میرے خیال سے باتیں تو بہت تھیں لیکن شارٹ کٹ پر میں یہ کہوں گا کہ اسرار اللہ گنڈاپور
ایک عظیم پارلیمنٹیرین تھے اسلئے کہ تین بار اگر کوئی Elect ہو کر آتا ہے اس اسمبلی میں تو اس سے یہ صاف
ظاہر ہے کہ یہ سب سے Popular شخص ہوتا ہے اپنے حلقے کا اور مجھے بڑا فسوس ہوتا ہے کہ جس دن پچھلی
اسمبلی جب ختم ہو رہی تھی تو جب میں اس کے ساتھ وہاں بیٹھا تو انہوں نے مجھے کہا کہ آپ نے مجھے ٹائم
دینا ہے اور عید کے بعد ڈیرہ کا دورہ کریں گے کیونکہ میرے حلقے کے ہر ہاسپٹل جو ہے، ان کی بڑی بری حالت
ہے تو میں نے ان کے ساتھ وعدہ کیا تھا کہ میں ضرور آؤں گا عید کے بعد تو جناب سپیکر، میں تو عید کے بعد
گیا، اپنا وعدہ پورا کیا لیکن اسرار گنڈاپور صاحب وہاں موجود نہیں تھے، ان کی قبر پر مجھے حاضری دینا پڑی
لیکن میں نے وہاں جا کے ان کے بی اتیچو کو آپ گریڈ کیا، ان کی ڈسپنسریوں کا وہاں اعلان کیا، یہ ساری
چیزیں تو ہو جاتی ہیں جناب سپیکر لیکن میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح منور خان صاحب نے بات کی کہ کبھی

کبھی ہمیں بھی یہ اس طرح محسوس ہونے لگتا تھا کہ واقعی اسرار گنڈاپور صاحب کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ اپوزیشن کے منسٹر ہیں؟ اتنا Balanced طریقے سے اسمبلی کو چلاتے تھے، Balanced طریقے سے بات کرتے تھے، میرے خیال سے ان کے جانے کے بعد ہی سب کو احساس ہو رہا ہے کہ وہ بہت بڑے پالیمنٹیرین تھے اور شاید ان کی کمی مدتوں پوری نہ ہو سکے۔ جناب سپیکر، ایک توجہ بھی میں نے ان کو دیکھا ہے کیونکہ آزاد حیثیت میں وہ شامل ہوئے، تو ان کو پارٹی میں لانے کیلئے مجھے ٹاسک دیا گیا تھا اور میں بڑی ان پر محنت کرتا رہا اور میں جب بھی گیا، نماز کا ٹائم ہو، نماز پڑھتے تھے، پانچ وقت کے نمازی تھے اور میرے خیال سے بہت کم ممبر ایسے ہیں، کبھی میں نے ان سے جھوٹ نہیں سنا، جب بھی کوئی بات ہوئی، یہ جو ابھی Recently ایڈیشنل ایڈوکیٹ جنرل وغیرہ جو لینے تھے تو اس پر میں نے بڑی ان کو سفارش کی کہ فلاں کو لینا، اس نے کہا کہ یہ میرٹ پر نہیں آتا، تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ ایک بہت ہی زبردست میرٹ پر انہوں نے ہمیشہ کام کیا اور کاش کہ اس طرح کی میرٹ ہم سارے لوگ اس کو Follow کریں، تو میری یہ گزارش ہوگی، حکومت تو کوشش کر رہی ہے، اے پی سی نے ان کو مینڈیٹ بھی دیا ہے لیکن اس ملک کو امن کی ضرورت ہے، جس طرح میرے ساتھیوں نے کہا کہ کس کس کو ہم آگے کرتے رہیں گے اور دعائیں کرتے رہیں گے، اے پی سی کو جو مینڈیٹ ملا ہے، کسی نے وفاقی حکومت کو دیا ہے جناب سپیکر، میں اس ایوان کے ذریعے وفاقی حکومت سے گزارش کروں گا کہ اس پر اسمیں کو تیز کرے، کیونکہ جتنا ہم Peace process کو Delay کریں گے، کیونکہ ابھی تک اس ایوان کو پتہ نہیں ہے کہ Peace process یا امن مذاکرات کس سٹیج پر ہیں حالانکہ آگ اس صوبے میں لگی ہوئی ہے اور سٹیک ہولڈر یہ صوبہ ہے لیکن ہمیں نہیں پتہ کہ کیا ہو رہا ہے اور وفاق کی طرف سے ہم یہی سن رہے ہیں کہ جی مذاکرات کا عمل شروع ہے، تو اگر یہ مذاکرات کا عمل شروع ہے تو ہمیں بتایا جائے کہ یہ مذاکرات کا عمل کہاں تک چلا ہے اور کس پر اسمیں میں ہے اس وقت، اور کہاں ہے؟ کیونکہ ہمیں یہ توقع تھی پوری قوم کو کہ جو وزیر اعظم صاحب امریکہ گئے ہیں تو اس قوم نے ان کو مینڈیٹ دیا ہے کہ وہ ڈرون حملے بند کر کے آئیں گے لیکن مجھے بڑا افسوس ہو رہا ہے جناب سپیکر کہ ڈرون حملے بند کرنے کے حوالے سے۔۔۔۔۔

(عشاء کی اذان)

وزیر صحت: جناب سپیکر، میں ابھی ختم کرنا چاہتا ہوں، بس میں یہ عرض کرنا چاہتا تھا کہ ہمیں امریکی امداد کی ضرورت نہیں تھی، ہمیں ضرورت تھی امن کی اور ڈرون حملے بند کرانے کی، جو میں سمجھتا ہوں کہ اس

میں وزیر اعظم صاحب کا جو دورہ تھا، اس حوالے سے Totally بری طرح ناکام ہوا ہے کہ قوم کو مایوسی ملی ہے، قوم مایوس ہوئی ہے ان کے دورے سے کہ جس چیز کی قوم کو توقع تھی، وہ توقع پوری نہیں ہو سکی۔ جناب سپیکر، میں آخر میں یہی کہوں گا کہ ٹریڈیو نچرز کا جو ہنی مون پیریڈ تھا، وہ تو میں سمجھتا ہوں کہ اسرار اللہ گنڈاپور کے جانے کے بعد وہ ختم ہو چکا ہے کیونکہ ہم بے فکر ہو کر اسمبلی میں آتے تھے کہ اگر کوئی بھی ایسا کوئی مسئلہ ہو تو اسرار اللہ گنڈاپور موجود ہونگے اور وہ جواب دینگے، میرے خیال سے اب ہم سب کو تیاری کر کے آنا پڑیگا۔ میں آپ کو حج پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور ساتھ ساتھ یہ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اسرار اللہ گنڈاپور کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: میں ریکویسٹ کروں گا کہ آپ لوگوں نے تقریباً مزید پندرہ بیس منٹ تک اجلاس، یہ چند لوگ ہیں لیکن آپ سب تشریف رکھیں، گزارش ہوگی تاکہ کورم پورا ہو۔ سلیم صاحب۔

جناب سلیم خان: شکریہ، جناب سپیکر۔ جس موضوع پر اجلاس آج تیسرے روز بھی چل رہا ہے، شہید اسرار اللہ گنڈاپور جو کہ آج ہم میں نہیں ہے، میرے پاس وہ الفاظ نہیں ہیں کہ ہم ان کی خدمات کا اعتراف کریں۔ ہم ان کے ساتھ پچھلے پانچ سال بھی رہے اس اسمبلی کے اندر اور جس طرح میرے سب دوستوں نے کہا کہ وہ سب سے پہلے ایک بہت اچھے انسان تھے اور اس کے بعد ایک اچھے مسلمان تھے اور اس کے بعد اس پارلیمنٹ کا ایک بہت اچھا ممبر رہا ہے، گزشتہ Tenure میں، جس طرح اس اسمبلی کے امور میں اس کا عبور تھا، یقیناً ہم میں سے شاید کوئی اس طرح نہیں ہونگے جس طرح اس کو اسمبلی کی Proceedings میں مہارت تھی، چاہے وہ اپوزیشن میں ہو چاہے گورنمنٹ میں ہو، انہوں نے اس صوبے کے مسائل کیلئے ہر فورم پہ آواز اٹھائی تھی، انہوں نے ہماری اسمبلی کے اندر جو کوئی پیچیدہ مسئلہ آتا تھا، اس کے اوپر انہوں نے ایک Positive role ادا کیا، تو آج ہم سب مل کے یہ دعا کریں کہ اللہ اس کو جنت الفردوس عطا فرمائے اور یہ بھی حقیقت ہے اور ہمارا ایمان ہے کہ شہید کی جو موت ہے، وہ قوم کی حیات ہے، یقیناً وہ زندہ ہیں، وہ شہید ہو کر بھی قوم میں زندہ ہیں، آج وہ ہم میں نہیں ہیں جسمانی طور پر، اسلامی طور پر مگر یقیناً اس صوبے کیلئے ان کی خدمات قابل تعریف ہیں سر۔ سر، آج یقیناً یہ صوبہ جس آگ میں جل رہا ہے اور خون میں لت پت ہے، سارے لوگ، صوبے کے سارے عوام بلکہ اس ملک کے ساری عوام فکر مند ہیں، پریشان ہیں کہ کب یہ حالات ٹھیک ہوں اور کب ہم یہاں پر امن کی زندگی گزار سکیں اور کب ہمارے لوگوں کو ان کی جانوں کو، ان کے مال کو تحفظ ملے؟ مگر سر، افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ جہاں بھی ہم دیکھتے

ہیں، چاہے صوبائی حکومت ہو، چاہے مرکزی حکومت ہو، ہمیں کوئی امید نظر نہیں آتی امن کی، ہمیں کوئی سنجیدہ کوشش کی ہوئی کسی حکومت کی، حکومتی شخص کا جو کردار ہے، ہمیں نظر نہیں آ رہا، صوبائی حکومت سارا گند مرکزی حکومت پر ڈال رہی ہے اور مرکزی حکومت کبھی کیا بہانہ بناتی ہے کبھی کیا بہانہ بناتی ہے حالانکہ پوری قوم نے، ساری پارٹیز نے مل کے ایک مینڈیٹ دیا ہوا ہے مرکزی حکومت کو، اس میں ساری پارٹیز کے لوگ شامل ہیں مگر یہ Peace process آگے کیوں نہیں جا رہا، یہ Peace process کب تک اس کا Delay ہوتا رہے گا، اس میں سنجیدہ کوشش حکومت کیوں نہیں کر رہی؟ اس میں اگر مرکزی حکومت کا Role ہے تو وہ اپنا Role کیوں Play نہیں کرتی اور کب تک ہم اس انتظار میں پڑے رہیں گے اور Wait کرتے رہیں گے کہ یہ مذاکرات کا جو عمل ہے، یہ آگے بڑھے گا؟ مگر اس میں صوبائی حکومت بھی اپنا Role ادا کرے، صوبائی حکومت، جناب سپیکر! ہمارے لوگ مر رہے ہیں، ہمارے پارلیمنٹری ممبر مر رہے ہیں، ہمارے بچے شہید ہو رہے ہیں، ہماری مساجد میں لوگ نمازیں آرام سے نہیں پڑھ سکتے، ہمارے سکولوں میں ہمارے بچے جو ہیں، وہ آرام سے پڑھائی نہیں کر سکتے، آخر کب تک یہ سلسلہ چلتا رہے گا؟ آخر یہ سلسلہ کب ختم ہو گا؟ جناب سپیکر، اس کیلئے صوبائی حکومت Kindly چونکہ صوبہ جو ہے، سب سے زیادہ متاثر ہمارا صوبہ ہے، سب سے زیادہ مصیبتیں ہم جھیل رہے ہیں، سب سے زیادہ پریشانی ہمیں ہے اور Kindly میری حکومتی دوستوں سے، منسٹر سے، چیف منسٹر صاحب سے گزارش ہے کہ وہ Kindly اس عمل کو آگے بڑھانے میں اپنا Role ادا کریں، وہ مرکزی حکومت کے اوپر پریشر ڈالیں اور اس کیلئے کوئی سنجیدہ کوشش ہو تاکہ یہ عمل آگے چلے اور اس صوبے میں امن قائم ہو۔ سر، آخر میں میں میڈیا کے دوستوں کو بھی ویلکم کرتا ہوں کہ وہ بھی دو دنوں سے اس اسمبلی میں نہیں آ رہے تھے اور یقیناً ان کے ساتھ زیادتی ہوئی تھی، نا انصافی ہوئی تھی مگر ریگولیشن یہی ہے کہ میڈیا جو ہے جس طرح شوکت صاحب نے کہا کہ آنکھ اور کان کا Role ادا کرتا ہے اور اس جمہوری پراسیس کا ایک اہم ستون ہے تو ان کے ساتھ کم از کم اس طرح کی زیادتی نہیں ہونی چاہیے جس طرح اس دفعہ ان کے ساتھ ہوا ہے۔ Thank you so

-much

جناب سپیکر: شکریہ، شکریہ۔ سراج الحق صاحب۔

جناب سراج الحق { سینئر وزیر (خزانہ) } : بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ محترم سپیکر صاحب، سب سے پہلے آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں رنج پر جانے اور واپس آنے کا۔ سردار اسرار اللہ خان گنڈاپور

چچی زونون نه جدا شو نو حقیقی معنو کنبی سردار په دې شو، د پښتو شاعر وائی
چچی:

سرداری په شهادت موندلې کبیری

سردار سر له چچی ورشی نو سردار شی

سچی بات یه په که الله تعالیٰ نے اس کو شهادت کا تمغہ دیا اور اسرار اللہ میرے خیال میں ایک فرد کا نام نہیں ہے بلکہ اچھے اخلاق کا، سلیقے کا، خوش گفتاری کا، خوش لباسی کا ایک نام تھا اور عظیم باپ کا عظیم بیٹا تھا۔ سپیکر صاحب، د ہغه کور ته لارم نو د ہغه په حجره کنبی د ہغه د والد صاحب قبر ہم دے او د دہ قبر ورسره ہم دے۔ د ہغه د والد صاحب قبر غت و و، د دہ قبر کچه و و او لاندې و و۔ ما داسې محسوسه کړه لکه دا ماشوم چچی د خپل پلار په غیر کنبی سملی او یقیناً سردار عنایت اللہ خان گنډاپور خوا ته د ہغه ماشوم څوئے خو سملاستو خو پریشانہ په دې یم چچی زخمی زخمی و و او په وینو کنبی لت پت و و او بې گناه و و، د مظلومیت د مرگ سره مخامخ شو۔ سپیکر صاحب، دا د شهادت رتبه دا الله پاک لویو خلقو ته ورکوی خو ځکه پیغمبر ﷺ هم د شهادت دعا به کوله۔ الله د ہغه نمسی له ہم د شهادت مرتبه ورکړې وه، الله تعالیٰ دریاوړو خلفاء له ہم د شهادت مرتبې ورکړې وې او دا د امام حسینؑ په شهادت چا بنکلې خبره کړې ده چچی:

قتل حسین اصل میں مرگ یزید ہے اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کر بلا کے بعد

زما یقین دے سپیکر صاحب، د سردار اسرار اللہ خان گنډاپور وینا به رنگ راوړی او د ہغه د وینې هره قطرہ به د خیبر پختونخوا او د پاکستان د عوامو د پارہ د یو نوی سحر علامت جوړیږی۔ ما هسې فکر کولو، لوڼې خلق اکثر په لږ عمر کنبی تلی دی، عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام په درې دیرش کاله کنبی د دنیا نه آسمان ته ختلے و و، خپله 371 کاله قبل مسیح سکندر اعظم نیمه دنیا فتح کړې وه خو سپیکر صاحب! د دیرش کالو په عمر کنبی د دې دنیا نه رحلت کړے دے۔ حسن البناء شهید د بیتالیس کالو په عمر کنبی د شهادت رتبې ته رسیدلے و و، د دې وجې نه په شهادت باندې نه قومونه ختمیږی او نه شخصیتونه ختمیږی او د شهادتونو دا سلسله که بنده شوه په دنیا کنبی نو د حق د گواهی سلسله به بنده شی، د دې وجې نه جہاد او شهادت دا یو داسې سلسله ده چچی تر

قیامتہ پورې به روانه وی۔ محترم سپیکر صاحب، دیکښې شک نشته دے چې بد
 امنی ده په وطن کښې او دهشتگردي ده او بد امنی او دهشتگردي اور دے، دا
 د الله تعالیٰ عذاب دے او په دیکښې زمونږ جماتونه وسوزیدل، په دې وطن
 کښې چرچونه پکښې وسوزیدل، ماشومان هم پکښې وسوزیدل۔ سپیکر صاحب،
 د کتلو او د نه کتلو ډیر لوی فرق دے خو په 2006 کښې په 31 دسمبر ما د باجوړ
 واقعه په خپلو سترگو لیدلې وه چې زه هلته لارم او ورکوټے غوندې جمات وو،
 دا په وینو کښې ډک وو۔ ما څه د نسیم حجازی ناولې لوستلې وې چې د اسونو
 پښې د انسانانو په وینو کښې ډوبې وې خو دا ما په خپلو سترگو هم ولیدل چې
 مونږ جمات ته ورغلو نو زمونږ خپلې تر پرکو پورې دا د ماشومانو، درې اتیا
 ماشومان په هغې کښې شهیدان شوی وو، په هغه وینو کښې ډوب وو۔ ما پخپله
 باندې د درې اتیا ماشومانو جنازه هلته وکړه او ما هلته کښې او ولس واړه واړه
 دا شاپنگ بیگز دا مې د ماشومانو د کھوپړو نه او د هغوی د هډوکو نه دا یو
 ځانې راجمع کړل۔ سپیکر صاحب، یو زنانه راغله د سلارزو وه او هغې خپل
 ځوټے زمونږ نه غوښتنو، یقین وکړئ هغې ته د ورکولو د پاره سیوا د هغه بچی د
 یو څو ټوټو نه علاوه زمونږ سره هیڅ شے نه وو خو د هغې زنانه دا عزم چې هغې
 وئیل دې مدرسې ته مې بچے رالیرلے وو او دا شهید شو نو زما په کور کښې یو
 بل بچے هم دے، هغه به رااولیرم او که هغه هم شهید شو نو بیا مې خاوند دے،
 هغوی ته به وایم چې ته لار شه خو د شهادت په وجه به زما دا سلسله به نه
 بندیري، دا د هغه مور عزم وو۔ جناب سپیکر صاحب، زمونږ دا خطه یو داسې
 خطه ده چې دلته سکندر اعظم هم راغله وو، زه د ډیر یم او په دې ډیر باندې
 راتیر شوے وو، په تالاش کښې یو ډیر لوی جنگ هم ئے کړے وو خو دې خطې په
 هغه وخت کښې هم هغه ته سر نه وو ټیټ کړے۔ دې خطې ته انگریز هم راغله وو
 او انگریز جنگ هم کړے وو۔ دې خطې ته روسیان هم راغلل او دې خطې ته اخر
 کښې د دنیا د شپږ څلوېښت ملکونو بهترین نیتو فوجونه او گوریلا فوجونه
 راغلل، دلته B-52 طیارې راغلې خو بالاخر چې څنگه پخوا دا استعماری قوتونه
 د شکست سره مخامخ دی، دغه شان دوی به هم د شکست سره مخامخ کیږي او
 خلق په اسلام د دهشتگردي الزام لگوي، دا ډیره د افسوس خبره ده۔ جناب

سپیکر صاحب، دا 1797 نه واخله تر 2013 پورې امریکې په نورو ملکونو باندې 343 ځله حملې کړې دي او دا هم دا استعماری قوتونه دي چې په تیر دوه جنگونو کېنې اووه کروړه انسانان د هغوی د لاسه مړه شوی دي او دا د دوی د لاسه دوه نیم کروړه انسانان دا د لاس او پینو نه محروم شوی دي او نن هم هغه قوتونو زما په وطن باندې یو دریم عالمی جنگ شروع کړی دی او د دې جنگونو په نتیجه کېنې د ماهرینو د شماریات د حساب کتاب مطابق 1000 کهرب دالر د امریکې د بل د گیس په قیمت باندې او د نورو په نوادراتو باندې او د هغوی د زمکو په ذخائرو باندې قبضې کړې وې. مخکینې ورځو کېنې لندن ته لارم، دا چې مونږ ته د انسانیت درس را کوی، زمونږ د هندوستان ټول قیمتی نوادرات دا د هغوی په عجائب گهرو کېنې پراته دي، نن هم د سلطان تیبو هغه تخت و تاج د هغوی سره پروت دی، نن هم هغه هیره، قیمتی هیره د دنیا، دا د مسلمانانو امانت، دا د هغوی سره پرته ده. زما محترم جناب سپیکر صاحب، دې وچې نه زه دا خبره عرض کوم او د دې خبرې سره اتفاق کوم چې ترڅو پورې دا استعماری قوتونه د دې خطې نه نه وی وتلی، امریکه او د امریکې فوجیان نه وی وتلی، نه افغانستان په امن کېنې کیدي شی، نه زمونږ خاوره په امن کېنې کیدي شی او دا اویا کاله مخکینې سپیکر صاحب، د دې وطن یو بزرگ شاعر علامه اقبال وئیلې وو چې:

آسیاک پیکر آب و گل است ملت افغان در آن پیکر دل است

از فساد او فساد آسیا از کشاد او کشاد آسیا

چې د افغانستان په امن او خوشحالی کېنې د ایشیا خوشحالی ده او د افغانستان په تباهي او بد امنی کېنې د ټولې ایشیا بد امنی ده. حقیقت دا دی چې نن علامه اقبال نشته دی خو د هغه هغه خبره بالکل صحیح ثابتې ده. نن د افغانستان خاوره زمونږ خلاف استعمالیږي، نن "را" راغلې ده، "کې جی بی" راغلې ده، "موساد" راغلی دی او دې جلال آباد نه واخله سپیکر صاحب د قندهار پورې او تر د هغه شمال او د جنوبه پورې زمونږ خلاف کیمپونه قائم کړي دي، زمونږ خلاف ئې تیرینګ سنټري قائم کړي دي ځکه چې د پاکستان ایټمی صلاحیت ختمول، د پاکستان جغرافیه بدلول، پاکستان د خپل تهذیب او د نظریې

نه محروم ڪول دا ديهود و او د استعماري قوتونو ايجنڊا ده، دا زمونڊ پارہ د مرگ او د ژوند مسئلہ ده، دا ڊيره وږه خبره نه ده، دا ڊيره يو گهرا مسئلہ ده او دا هغه قومونه دي چي دوي زمونڊ نه مشرقي پاڪستان هم په بنگله ديش ڪبني بدل ڪري ده، هغه قوتونه نن بيا لگيا دي د پاڪستان جغرافيه بدلول غواڙي۔ نن که په بلوچستان ڪبني فساد او دهما ڪي دي، هم د ڊي قوتونو پڪبني لاس ده۔ نن که ڪراچي د بارودو ڊهیر جوږ شوي ده، هم د ڊي قوتونو پڪبني لاس ده او نن که زما قبائلي علاقه او زما خيبر پختونخوا په ڊي بارودو ڪبني سوزي، هم د ڊي قوتونو پڪبني لاس ده۔ زما ورور پرون خبره ڪوله چي صوبائي حڪومت شه ڪوي؟ صوبائي حڪومت د وزير نوم ده، شهادت ئي ور ڪړو، صوبائي حڪومت د پوليسو نوم ده، شهادتونه ور ڪوي، صوبائي حڪومت د ممبرانو نوم ده، شهادتونه ور ڪوي، صوبائي حڪومت د ڊي عوامو نوم ده، ڪومه خطه ده او ڪومه علاقه ده چي زمونڊ خلقو پڪبني قرباني نه ده ور ڪړي؟ د ڊي وچي نه وروڼو! دا د سياست نه بالاتر خبره ده سپيڪر صاحب، دا د ذاتي او د پارټي مفاداتو نه بالاتر خبره ده او ځکه زه نن دا خبره ڊير په بنڪاره و ايم چي بعضي خلق دا وائي چي يره د ڊي مذاڪراتو د پارہ آئين ڪبني دننه فریم ورک پکار ده او که د ڊي نه بهر فریم ورک پکار ده، زه سپيڪر صاحب! دا خبره ڪوم چي آئين دا مقدس ڪتاب ده خود هغي نه هم زيات مقدس شه سپيڪر صاحب! دا د انسان وينه ده، دا د ڊي رياست وجود ده، دا د ڊي رياست نظريه ده۔ نن چي د آئين ڪومه خبره ڪوي، په دغه آئين ڪبني دا خبره ليکلي ده چي د ڊي پاڪستان اقتدار اعليٰ او حقيقي بادشاهي دا د الله په لاس ڪبني ده، ولي دلته جرنيلانو بار بار دا آئين تباه ڪري او برباد ڪري او منسوخ ڪري ئي ده؟ ولي سياسي ليڊرانو او جمهوري حڪومتونو د ڊي پاڪستان د آئين سره وفا نه ده ڪري؟ زما په ڊي آئين ڪبني ليکلي دي چي په 1973 آئين ڪبني چي پينځلس ڪاله ڪبني دننه دننه د ڊي پاڪستان سرڪاري ژبه، قومي ژبه، دا به اردو وي، ما ته د وبنائي ڪوم حڪومت د آئين په دغه دفعه باندې عمل ڪري ده؟ د ڊي وچي نه سپيڪر صاحب! دا د الفاظو خبره نه ده، دا د ڊي قوم د مرگ او ژوند خبره ده، زه نن خبره ضرور عرض ڪوم چي دلته ڪبني مركزي حڪومت ته ٽول خلقو يو مينڊيٽ

ورکړو چې مذاکرات پکار دی خو دې مذاکراتو په باره کېنې خو مونږ پوهه نه شو، وزیراعظم صاحب چین ته تلے شی، وزیراعظم صاحب امریکې ته رسیدے شی، وزیراعظم صاحب کابل ته تلے شی خو وزیراعظم صاحب دلته د مذاکراتو د پاره فریم ورک ورنکړو۔ زه په شک کېنې یم دلته د پیپلز پارټی حکومت و او په هغه حکومت کېنې دننه مولانا فضل الرحمان صاحب یو لویه جرگه رااوغوښتله، په هغې کېنې قومی علماء هم وو، په هغې کېنې قومی مشران هم وو، په هغې کېنې سیاسی لیډران هم وو او په هغې کېنې د دې جنگ د وژلو د پاره نامتو نامتو مشران را جمع شوی وو خو په هغه وخت کېنې هم هغه حکومت هغه ټوله جرگه، د دغې هغه قرارداد سبوتاژ کړو، سردخانې ته ئے واچولو، حال دا دے چې ډیرو لویو لویو خلقو خپل خدمات پیش کړی وو د دې مذاکراتو د پاره۔ نن هم مفتی جانان صاحب خپل خدمات پیش کړل، زه خو دا خبره عرض کوم او ښه په ښکاره دا خبره وایم چې مرکزی حکومت زمونږ د لاشونو تماشه کوی، مرکزی حکومت زمونږ د چغو نه مزه اخلی، مرکزی حکومت په ایجنډا کېنې دا نشته چې په خیبر پختونخوا کېنې د امن قائم شی۔ جناب سپیکر صاحب، دوئ مونږ ته وائی چې صوبائی حکومت څه کوی؟ د دې ځانې نه پینځه کلومیټره باندې خیبر ایجنسی شروع کیږی، دره آدم خیل شروع کیږی، دلته کېنې مهمند ایجنسی شروع کیږی، باجوړ ایجنسی شروع کیږی، زما د پولیسو تگ راتگ هلته بند دے، زمونږ د سیاسی او د صوبائی حکومت تگ راتگ هلته بند دے، دا ټوله قبائلی علاقه چې د دې ټولو مسئلو مرکز دے او د بارډر دا ټوله ایریا خوا او دخوا دا د مرکزی حکومت په اختیاراتو کېنې ده د دې وجې نه زه ضرور دا خبره کوم، ما وزیراعلیٰ صاحب ته هم وئیلی دی، د کینټ په اجلاس کېنې مې هم تجویز ورکړے دے چې که مرکزی حکومت خپله ذمه داری پوره کوی نه نو بیا د دې مذاکراتو ټول لیډنگ د دې صوبې وزیراعلیٰ پخپله سنبهال کړی او ان شاء الله دا ټول اپوزیشن به مونږ سره ملگرتیا کوی او دا ټول قوم به مونږ سره په دیکېنې ملگرتیا کوی۔ (تالیان) جناب سپیکر صاحب، زه یقیناً د دې خبرې پامتدار یم چې دا حالات په کوریا کېنې راغلی وو، دا حالات په ویتنام کېنې راغلی وو، د دې جنگونو نه فرانس تیر شوه دے، د دې جنگونو نه جاپان تیر

شوعے دے، د دې جنگونو نه چائنا تيره شوې ده خو د هغه خائې قيادت حالات سنبھال کړل او نن هغه ملکونو ترقى هم وکړه او امن ئے هم قائم کړو۔ دې وچې نه د سياست نه بالاتر مرکزی حکومت ته زه نن بيا دا درخواست کوم چې زمونږ پکښې کومه ذمه داری لگوي، زمونږ نه کوم کار اخلي، مونږ ته کوم سانډ حواله کوي، مونږ ته کومه مورچه حواله کوي، مونږ يقيناً هر طرح تعاون کولو ته تيار يو خو نور Delay او Delaying tactics دا زمونږ د پاره ناقابل برداشت دی۔ جناب اسرار الله خان گنډاپور دا که د يو نظريې نوم و و نو ان شاء الله دا ژوندے دے، دا که د بڼه اخلاقو نوم و و ان شاء الله دا به ژوندے وى۔ دا که د بڼه کردار نوم و و، دا به ژوندے وى او مونږ د دې خبرې اعلان کوؤ چې ان شاء الله د سردار اسرار الله خان گنډاپور هغه ټول کارونه چې شروع کړي و و، هغه به مونږ سر ته رسوؤ خو بالاخر زه انتهايى په دې خبره د اطمینان اظهار کوم چې نن دا دريمه ورځ ده چې مونږ د سردار اسرار الله صاحب په غم کښې د دې مجلس انعقاد کړے دے او دا صرف د اسرار الله گنډاپور په حق کښې نه بلکه د هر هغه بچي په حق کښې که هغه ماشوم دے او که هغه لوءے دے، که هغه زنا نه ده او که هغه سړے دے، چې د دې بد امنی په دې اور کښې سوے دے، زمونږ دا ټوله همدردی او غم او تکلیف دا د هغوی سره شریک دے۔ يو ځلې بيا ستا شکريه ادا کوم۔ السلام عليکم۔ (تالیاں)

جناب سپيکر: جزاکم الله۔ بس آخر میں وائنداپ کرتے ہیں، مشتاق غنی صاحب جو ہے نا کچھ اعداد و شمار پیش کریں گے، اس کے بعد۔ مشتاق غنی صاحب۔

جناب مشتاق احمد غنی (معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم): اَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الْطَيِّبِينَ۔ تھینک یو جناب سپيکر صاحب۔ "زندگی کیا ہے عناصر میں ظہور ترتیب موت کیا ہے انہی اجزاء کا پریشاں ہونا" یہ دودن جو بحث رہی ہماری، ہمارے اس عظیم ساتھی کو خراج تحسین پیش کرنے کیلئے جس کا افسوس نہ صرف اس کے علاقے کے لوگوں نے محسوس کیا بلکہ پورے صوبے کے لوگوں نے محسوس کیا اور خاص طور پر اس معزز ایوان کے ہر رکن نے محسوس کیا جیسے ہی یہ دلخراش واقعہ ہوا جناب سپيکر، Very next day، عید کا دوسرا دن تھا اور وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا صاحب نے کیبنٹ میٹنگ

Call کر لی اور اس میٹنگ میں جناب اسرار اللہ گنڈاپور کی کمی کو شدت سے محسوس کرتے ہوئے انہیں شاندار الفاظ میں کیبنٹ کی جانب سے خراج تحسین پیش کیا گیا۔ یہاں پر آج دو دن سے طویل بحث ہوئی ہے اور بہت سے ممبران نے اس میں حصہ لیا لیکن بعض ممبران کا یہ کہنا کہ اس ایشوپہ اور Terrorism کے ایشوپہ حکومت خاموش ہے، حکومت آنکھیں چرا رہی ہے، پیچھے ہٹ رہی ہے، فرنٹ لائن پہ نہیں آرہی، اس کا حقیقت سے قطعاً کوئی تعلق نہیں ہے جناب سپیکر، یہاں پر تفصیل سے بات ہوئی کہ ہمارا مینڈیٹ کیا ہے اور ہمارا Domain کیا ہے؟ ابھی جناب محترم سراج الحق صاحب نے بڑی تفصیل سے وہ بات کر دی، میں اس کی Repetition میں نہیں جانا چاہتا، کہ ہم سے کیا Expect کیا جا رہا ہے کہ ہم ان تین ساڑھے تین مہینوں میں کیا کر لیتے، کیا انقلاب لے آتے؟ لیکن جناب والا، اگر آپ دیکھیں ان تین ساڑھے تین مہینوں کی اس حکومت کی کارکردگی اسی Particular subject کے اوپر تو ماضی سے آپ کو بہت زیادہ فرق محسوس ہو گا، اب ہم اپنی پولیس کے ساتھ فائنا کی حد Cross نہیں کر سکتے، ہم ان کے ساتھ براہ راست جنگ میں حصہ نہیں لے سکتے اور جنگ تو مسئلے کا حل تھا ہی نہیں جناب سپیکر، اگر حل ہوتا تو آج تک حل ہو چکا ہوتا۔ ہمارے قائد عمران خان صاحب نے شروع دن سے یہ بات کی کہ امن کا راستہ ہمیشہ مذاکرات کے ٹیبل سے ہی شروع ہوتا ہے اور آج یہاں مولانا صاحب نے بات کی کہ قطر میں اگر افغانستان کے طالبان کیلئے انٹرنیشنل سطح پہ ایک دفتر قائم ہو سکتا ہے مذاکرات کیلئے تو جب یہی بات میرے لیڈر نے کہی تو وہاں سے یہ کہا گیا کہ وزیر اعلیٰ ہاؤس کے اندر دفتر بنا کے دیدو، ہمیں چیزوں کو سنجیدگی سے لینا ہے، دفتر سے کیا مطلب تھا کہ کوئی ہمارے سامنے ہو جس سے ہم بھی جا کر بات کر سکیں، ابھی تو ہم نے اپنی ساری چیزیں مرکز کے سپرد کی ہوئی ہیں۔ جیسے شوکت یوسفزئی صاحب نے کہا ہے کہ اے پی سی میں ساری پارٹیوں کی نمائندگی ہے اور پورا ونشل گورنمنٹ پوری طرح سپورٹ کر رہی ہے، ہم اس کا حصہ ہیں، ہم نے ان کو ساری خدمات، صوبائی حکومت نے پیش کر دیں لیکن اس کے باوجود آج تک مرکزی حکومت ہمارے ان خدشات پہ، ہمارا اتنا قیمتی لیڈر چلا گیا، یہاں ہمارے مسیحیوں کی عبادت گاہوں میں حملے ہوئے، یہاں قصہ خوانی بازار اڑ گیا، وہاں ہماری بس پر حملہ ہوا لیکن کوئی مرکز سے آج تک ایسا مثبت ایک اشارہ نہیں ملا کہ اے پی سی کا کیاریز لٹ ہے، کس Date پر وہ مذاکرات کریں گے؟ میں یہ سمجھتا ہوں جناب سپیکر کہ میرے صوبے کے عوام کا قصور کیا ہے، ہمارے کونسے شخص نے، عوام میں سے کس نے آج تک بندوق اٹھائی ہے؟ ہماری تو پولیس ان کے مقابلے میں شہید ہوئی، ہماری پولیس نے تو جا کر کسی حد کو

Cross کر کے حملہ نہیں کیا، ہمیں کس جرم کی سزا دی جا رہی ہے اور ہمارا تصور کیا ہے؟ اور پھر اس کو سیریس بھی لیا جا رہا اور آج میرے صوبے میں آگ لگی ہوئی ہے، اس کو بجھانے کی کوشش نہ کی گئی تو یہ آگ تو بڑھتی ہے ایک گھر سے دوسرے، دوسرے سے چوتھے اور میرا یہ سوال ہے اس ایوان کے سامنے کہ سارے دھماکے کیوں اسی صوبے میں ہو رہے ہیں، باقی کسی جگہ پہ کیوں نہیں ہو رہے ہیں؟ اس کا جواب آپ سب مل کر تلاش کریں۔ جناب سپیکر، یہ ایک درست سمت تھی کہ طالبان کے ساتھ مذاکرات کرنے چاہیے تھے اور شروع کرنے چاہیے تھے، میں یہ سمجھتا ہوں کہ ایک طالبان فیکٹر ہی نہیں ہے، There are so many other factors۔ جناب سپیکر، ان سے مذاکرات کر کے فارغ ہوں، یہ ایک سائنڈ پھ ہوں تو پھر ہم دوسروں کو تلاش کریں کہ ہمارے اور دشمن کون کون سے ہیں؟ جناب والا! اس واقعے کے فوراً بعد جو ہماری کیبنٹ میٹنگ میں Decisions ہوئے اور جو کہا جا رہا ہے کہ صوبائی حکومت کچھ بھی نہیں کر رہی، میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ Decisions تو آج سے پانچ سال پہلے ہو جانے چاہیے تھے، دھماکے آج تو نہیں شروع ہوئے لیکن سیریس کسی نے بھی نہیں لیا آج سے پہلے، اگر سیریس لیا ہے تو اس کو PTI led coalition Government نے سیریس لیا ہے، یہ سارے سر جوڑ کے بیٹھے ہیں کہ ہم کس طرح اپنے طور پر اپنے صوبے کو ان حملوں سے، ان لوگوں سے، ان کی یلغار سے کیسے بچا سکتے ہیں؟ اس میں سب سے جو Important چیز تھی جناب والا! ایک نیا ڈیپارٹمنٹ قائم کرنے کا فیصلہ ہوا اور قائم کر دیا گیا، Counter Terrorism Department، یہ پہلی دفعہ یہ ڈیپارٹمنٹ قائم ہوا ہے۔ اس کا کام ہی دہشت گردی کے واقعات سے نمٹنا ہے جناب والا، اور اس کے Functions میں Intelligence collections, surveillance of suspects, raids and arrest of terrorists, their interrogation, investigations, follow-up of their cases in a court، آج تک یہ چیز نہیں جناب، مجرم پکڑ لئے جاتے تھے، پولیس پکڑ لیتی تھی کچھ، اور عدالتوں میں کوئی ان کے کیسز کو Pursue نہیں کرتا تھا۔ یہ اب ڈیپارٹمنٹ مجرموں کو گرفتار بھی کرے گا، اس کا اور دوسرا کام ہی کوئی نہیں ہے، اس کی الگ فورسز ہونگی، الگ سارا نظام ہوگا اور مجرم کو گرفتار کر کے کورٹ میں پہنچا کر اس کو کیفر کردار تک پہنچانا اس ادارے کی ذمہ داری ہوگی۔ اسی طرح جناب سپیکر، بم ڈسپوزل یونٹ، آئی جی پی خیر پختو نخوانے چند دن پہلے جب چارج لیا تو انہوں نے حیرت انگیز بات کی کہ میں نہیں سمجھتا کہ یہ صوبہ جس میں اتنے دھماکے ہوتے ہیں، اس میں بم ڈسپوزل یونٹس ہیں جو ابھی ان کے پاس وہ Instruments ہی نہیں ہیں جس سے کہ وہ Detect کر سکے، تو وہ کیا کر رہے تھے، وہ حکومتیں

کیا کر رہی تھیں؟ لوگ مر رہے تھے لیکن اس جانب کسی نے توجہ نہیں دی اور اگر دی تو اسی حکومت نے دی اور اس میں 21 new units کا اضافہ کیا جا رہا ہے With latest equipment اور جن کے آرڈرز بھی Place کر دیئے گئے ہیں۔ First time 15 sniffer dogs کا آرڈر دیدیا گیا ہے تاکہ وہ ہمارے پاس، ہماری فورس جو ہے اس کے پاس یہ Dogs ہیں ہی نہیں اور اس طرح Explosive devices جو ہیں، وہ منگوائی جا رہی ہیں جو کہ بالکل Latest ہیں جو کہ آج کے دور سے Match کر رہی ہیں، ہمارے پاس تو وہ پرانی والی چیزیں پڑی ہیں اور اسی سے ہم اتنے بڑے لوگوں کو Scan کر کے اور وہ ہی جا کر آگے ہم بلاسٹ بھی کر لیتے ہیں، So, nobody was serious in this province before this time جناب والا! یہ فرسٹ ٹائم سیریس طور پہ حکومت نے یہ اقدامات تجویز کئے ہیں اور یہ اسلئے نہیں ہوئے کہ اسرار اللہ کیلئے ہوئے ہیں، میرے لئے ہوئے ہیں، اس ایوان کے کسی کیلئے ہوئے ہیں، یہ اس صوبے کے سارے عوام کیلئے ہوئے ہیں، ہمارے لئے جتنا اسرار اللہ Important ہے، اتنا ہی ہر کوئی وہ مظلوم، وہ شہید جو بے گناہ خواہ قصہ خوانی میں مارا جاتا ہے یا کسی اور جگہ مارا جاتا ہے، اس صوبے کا شہری ہے، ان سب کی حفاظت Protection اس حکومت کا فرض ہے اور ہم اپنی اس ذمہ داری کو Accept کرتے ہیں۔ جناب والا! جو ہماری اس سے پہلے کارکردگی رہی ہے، ہمارے اس ڈیپارٹمنٹ کی، جو وہ کر رہے ہیں، 408 جگہوں پہ انہوں نے بم Defuse کئے ہیں اسی تین مہینے کے عرصے میں اور اسی طرح Informing and search operation پورے صوبے میں سٹارٹ ہے جس میں پشاور، ہزارہ، ملاکنڈ، سدرن سیٹ اور Including ہنگو، بنوں، ٹانک یہ سارے علاقے ہیں جن میں یہ آپریشن سٹارٹ کر دیا گیا ہے اور اسی میں جناب والا، میں یہ Add کروں گا کہ First time کیونکہ ہمارے ادارے اپنے اپنے طور پر کام کر رہے تھے، ان کی آپس میں کسی لیول کی کوئی کوآرڈینیٹن نہیں تھی، کوئی انفارمیشن شیئر کرنے کا کوئی سسٹم نہیں تھا تو ہم نے اس میں پولیس اور آرمی اور جتنے ہمارے انٹیلی جنس کے ادارے ہیں، ان سب کو ہم نے ایک جگہ اکٹھا کر دیا ہے، اب یہ جو بھی ہو رہا ہے Anti terrorism کے بارے میں، یہ سارے ادارے مل کر ایک دوسرے کی مشاورت سے کارروائی کر رہے ہیں تاکہ جو بھی ایکشن ہو وہ Fruitful ہو۔ اسی طرح یہ جوائنٹ ٹاسک فورس، یہ تو میں نے ذکر کر دیا۔ پشاور میں دو Spots ایسے Select کئے گئے ہیں جن میں بہت جلد سی سی ٹی وی کیمرے لگ جائینگے اور یہ جتنی چیک پوسٹیں ہیں، ان کو بھی مانیٹر کرنے کیلئے ان کے اوپر بھی سی سی ٹی وی کیمرے لگائے جا رہے ہیں، یہ Safe City

Project پشاور کیلئے ہماری گورنمنٹ نے بنایا ہے اور اس میں ہم پشاور کو چونکہ یہ ہمارا کمیٹیٹل ہے اور اسی میں سب سے زیادہ پراہلمز آئے ہیں ہمیں تو اس کو ہم چاروں طرف سے Protect کرنے کی کوشش کر رہے ہیں تاکہ عوام میں پشاور میں بالخصوص اور پورے صوبے میں بالعموم تحفظ کا احساس پیدا ہو۔ اسی طرح فائٹ کے جو سیکرٹریز ہیں، ان سے مل کے ہم یہ جو فائٹ اس طرف Across the border ہمارے Settled areas میں نقل و حمل ہو رہی ہے، اس کو بھی کنٹرول کرنے کی کوشش کر رہے ہیں تاکہ اس پہ بھی جو ہے نگاہ جو رکھی جاسکے۔ اسی طرح جناب والا، ہمارے کوئی چھ ہزار کے قریب، پانچ ہزار، چھ ہزار میں سے، Six thousand میں سے Five thousand ہمارے ایلٹ فورس کے جو ان اس وقت جیلوں کی حفاظت پر مامور ہیں، ہم نے جیلخانہ جات کے ان کو کہہ دیا، سی ایم صاحب نے کہ آپ اپنے لئے اپنی پولیس ریکروٹ کریں جو جیلوں کی حفاظت کرے اور یہ جو ہمارے پانچ ہزار ایلٹ فورس کے جو ان جیلوں کی حفاظت پر مامور ہیں اور جن کی یہ ڈیوٹی ہے ہی نہیں، ان کو وہاں سے ہم Withdraw کر کے ان کو بھی اس کام پہ لیکر آئیں گے جس سے ہماری طاقت بڑھ جائے گی اور جیل کیلئے الگ ہم اس کی ریکروٹمنٹ کریں گے تاکہ اس سے Shortage of police بھی ختم ہو جائے۔ اسی طرح جناب سپیکر، اور بہت سے، ہماری ایف سی جو ہے، یہ ہمارے صوبے کی فورس ہے، اس کو پورے پاکستان میں Spread کیا گیا ہے، نہ ہمیں کوئی دے نہ ہمارے ساتھ کوئی چلے اور جو ہماری فورس ہو اس کو بھی لے کہ پورے پاکستان پہ Divide کر دیا ہے، ہم نے اس پہ Strongly ان سے بات کی ہے فیڈرل گورنمنٹ سے اور مطالبہ کیا ہے، کمیٹیٹل نے بھی اور سی ایم ڈائریکٹ بھی بات کر رہے ہیں کہ ہماری فرنیچر کا انسٹیبلری کو واپس ہمیں کے پی کے گورنمنٹ کے حوالے کرے تاکہ ہم ان سے اپنی چیزوں کی اپنے علاقوں کی اپنے بازار جہاں بھی ہم ضرورت سمجھتے ہیں، اس کی حفاظت کریں۔ At the end میں یہ کہوں گا جناب سپیکر کہ صوبائی حکومت خاموش نہیں ہے، صوبائی حکومت بے غم نہیں ہے، صوبائی حکومت کو کوئی خوف نہیں ہے، ہم فرنٹ لائن پہ ہیں، ان شاء اللہ ہم Face کریں گے، عوام نے ہمیں ووٹ دیئے ہیں، ہماری یہ ذمہ داری ہے کہ ہم عوام کو Protection دیں اور اس کیلئے جو بھی ہم سے ہو سکے گا، ہم کریں گے اور میں اپوزیشن سے یہ بات کرونگا، درخواست کرونگا کہ آپ ہمیں Guidelines دیں، آپ یہ تو کہہ دیتے ہیں کہ جی آپ کچھ کریں، ہم تو جو کچھ کر رہے ہیں، آپ کو بتادیا، آپ کے پاس کوئی مثبت تجویز ہے تو We most welcome your suggestion, we will include that اور آپ ہمیں دیں تجاویز تاکہ یہ

صوبہ آپ کا، میرا، ہم سب کا ہے، یہ عوام آپ کے، میرے، ہم سب کے ہیں، ان کی حفاظت کیلئے وہاں سے آواز اٹھے یا ہاں سے آواز اٹھے، ہم مل کے اس کو آگے لے کے جائیں اور خدا کیلئے یہ مرکزی حکومت سے ہم سارے التجا کرتے ہیں کہ جو مینڈیٹ آپ کو اے پی سی نے دیدیا ہے، اس پہ خدا کیلئے عمل کریں، اپنے دورے کم کریں، جو مرضی آپ کریں، کیونکہ یہ آگ میں نے پہلے بھی کہہ دیا کہ کے پی کے تک محدود نہیں رہے گی، بڑھتی جائے گی، اس کو یہی ٹھنڈا کر دیں، ہم بے گناہ مارے جا رہے ہیں اور یہ علاقہ جو ہے Federally Administered Area ہے، ہم سے باہر ہے اور آخربات وہی شاہ فرمان صاحب والی ہے کہ اگر ہماری اس ساری مصلحت کو اور اس سارے جو ہم ان کو اپنی طرف سے ہر قسم کا تعاون Provincial Government extend کر رہی ہے، اس سب کے باوجود اگر مرکز نے ہمیں مایوس کیا، ہم اپنے لوگوں کو مرنے نہیں دینگے، پھر مذاکرات کے دروازے بھی کھلیں ہونگے اور ہم خود آگے بڑھ جائیں گے، ہم خود آگے نکل جائیں گے لیکن بات وہی ہے کہ ہم اس Unity کو ختم نہیں کرنا چاہتے جو ایک ملک کی وحدانیت کی علامت ہوتی ہے۔ چونکہ یہ Threat پورے ملک کے خلاف ہے، پورے پاکستان کے خلاف ہے اور یہ صرف ایک فیکٹر نہیں ہے، بالکل سراج الحق صاحب نے صحیح کہا کہ یہ صیہونی سازشیں ہیں، یہود و ہنود کی سازشیں اس میں شامل ہیں اور اس سب کا ہم نے مل کر مقابلہ کرنا ہے اسلئے مرکزی حکومت اپنی ذمہ داری کو محسوس کرے، جو اس کا کام ہے وہ وہ کرے، جو ہم سے وہ لینا چاہتی ہے وہ ہمیں آرڈر کرے، اپنے پاکستان کے اور کے پی کے کے عوام کیلئے ہماری گورنمنٹ کی تمام تر خدمات حاضر ہیں، Thank you very much۔ میں آخر میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس شہید بھائی کو جو ار رحمت میں جگہ دے اور اس کی قبر کو گل گلزار کرے اور میں جانتا ہوں جناب سپیکر کہ اسرار اللہ کی کمی جو ہے اس ایوان میں شاید پوری کرنا ناممکن ہے لیکن بہر کیف اس نے جتنا وقت گزارا، جو ٹائم ہمارے ساتھ پچھلے دس بارہ سال کی رفاقت ہے، میں نے Really Sir اس اپنی پولیٹیکل لائف میں ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جو اسرار اللہ کا مقابلہ کر سکتا ہو۔

Thank you very much, Sir.

Mr. Speaker: The sitting is adjourned till 04:00 p.m. of Monday afternoon, 28th October, 2013.

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 28 اکتوبر 2013ء بعد از دوپہر چار بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)

